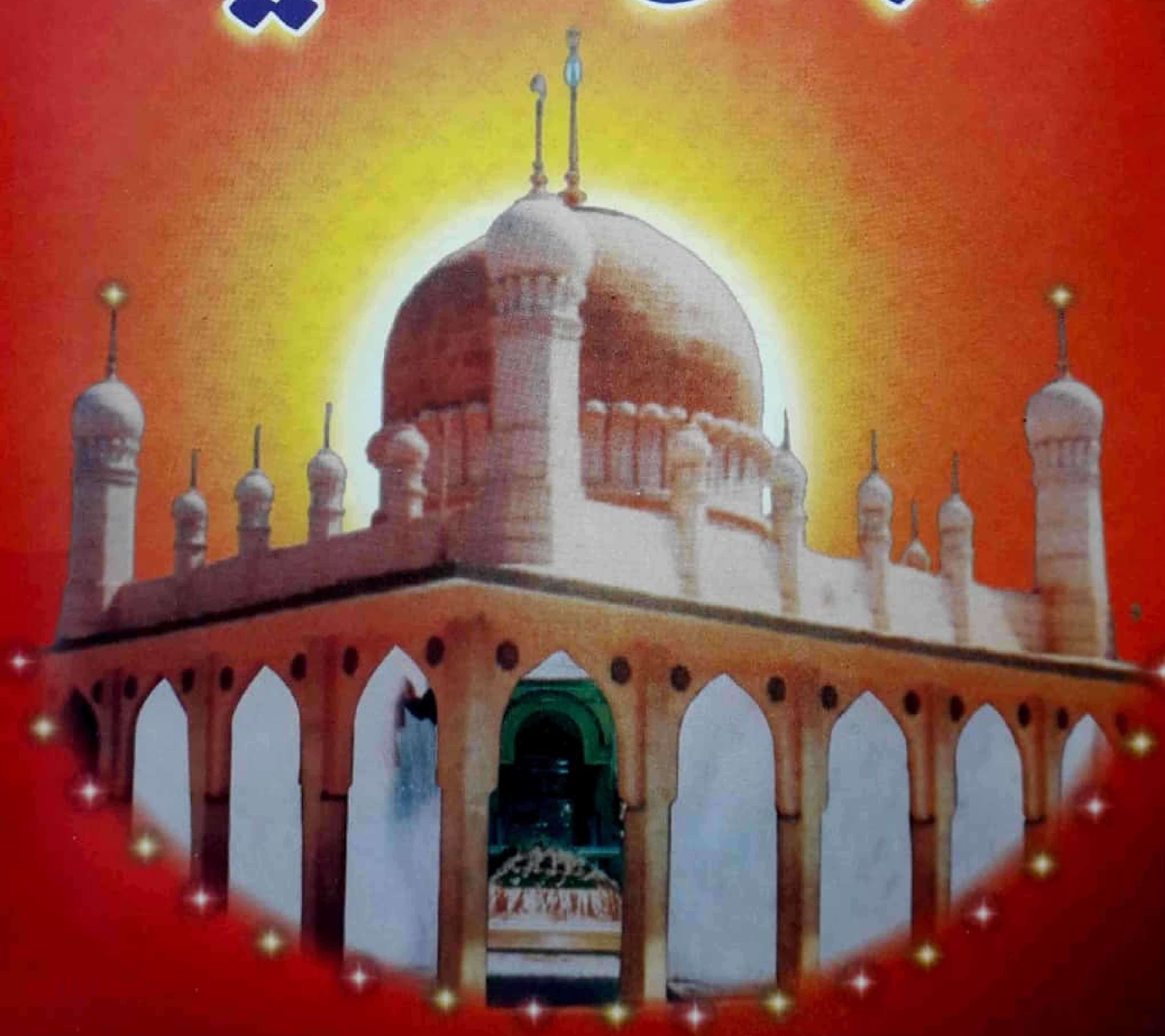
وَالعَصرِ ہ اِنَّ الاِنسَانَ لَفِی خُسرٍ ہ اِلَّا الَّذِینَ اٰمَنُوا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

۸۴/رویں سالانا عرس شریف کے موقع پر تحفہ سوانح حیات بنام

دربارِ تاجُ الاولیاء علیہ الرحمہ



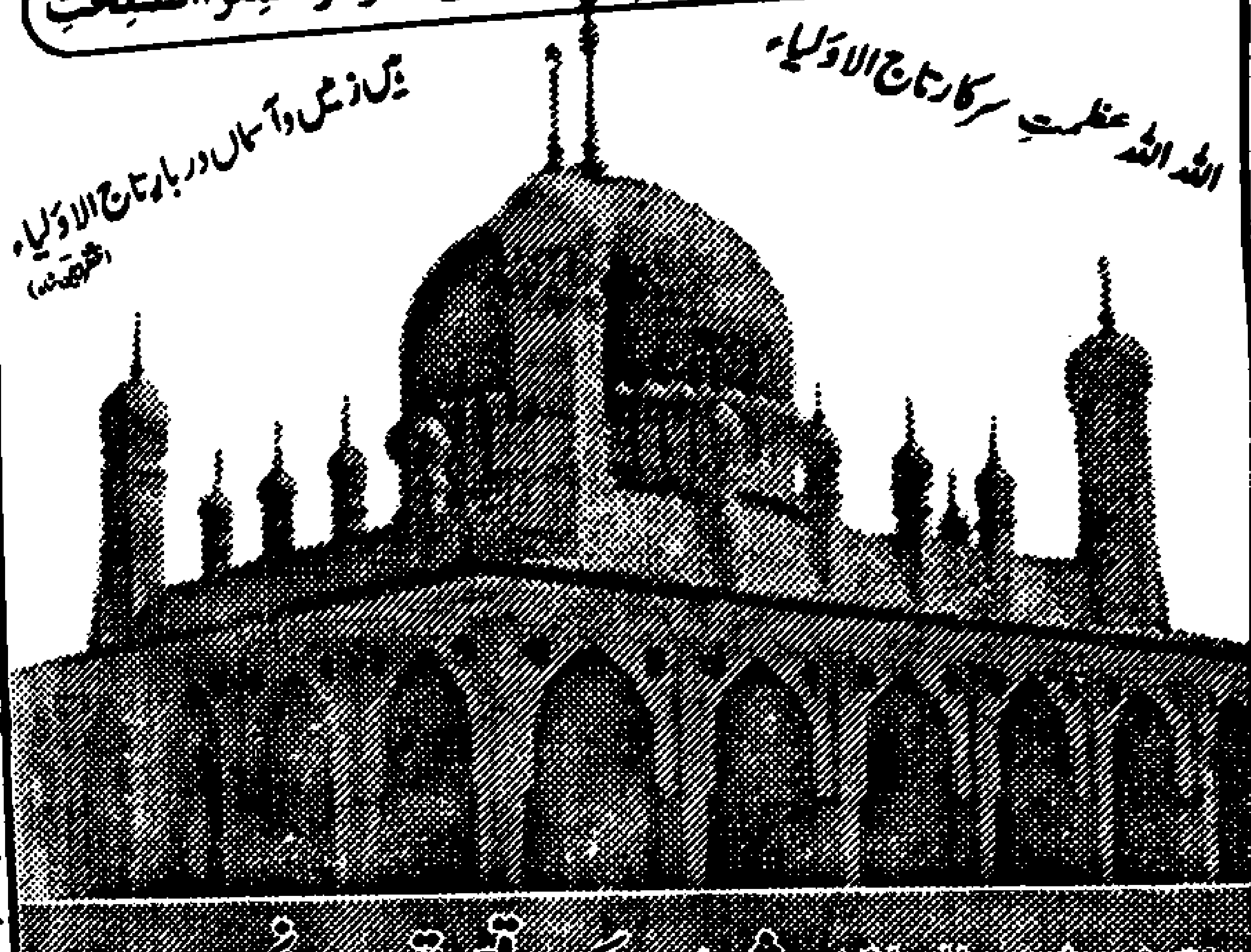
افتتاح بدست

حضور غازی ملت خطیب عالم حضرت علامہ سید محمد ہاشمی میاں قبلہ اشرفی الجیلانی کچھوچھوی

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اللہ اللہ عظمت سرکار تاج الاولیاء

یک زمیں و آسماں دربار تاج الاولیاء



۸۲ ویں سالانہ عرس شریف کے موقع پر تحفہ سوانح حیات بنام

دربار تاج الاولیاء علیہ الرحمہ

افتتاح بدست

حضور غازی ملت خطیب عالم حضرت علامہ

سید محمد ہاشمی میاں قبلہ

اشرفی الجیلانی کچھوچھوی

زیر اہتمام

حضرت سید محمد بابا تاج الدین اولیا درباری خدام چیریٹیبل ٹرسٹ

تاج آباد شریف ناگپور ☎: 0712-2756537

عرض مصنف

جاننا چاہیے کہ بعد از نبوت کے تمام دینی رہبری کی ذمہ داریاں صحابہ کرام اہل بیت اور اولیاء اکرام نے اپنے اپنے دور میں حسن خوبی سے انجام دیئے ہیں۔ ان اولیاء کرام کے مختلف درجات ہیں۔ اور از روئے شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اولیاء کرام کو پہچاننا آسان نہیں ہے۔ جس طرح آسمان پر تارے بھرے ہیں اسی طرح اولیاء کرام کی ذکر سے قرآن کے پارے ہیں۔ اللہ پاک نے اپنے پیارے دوستوں کو توحید کے رازداروں کو رسالت پناہ کے جاں نثاروں کو طرح طرح سے یاد فرمایا ہے۔

جس طرح دریا میں کشتی بغیر ملاح کے نہیں چلتی ہے۔ اسی طرح بغیر اولیاء اسلام کے اُمت کی کشتی چل نہیں سکتی ہے۔ اولیاء کرام کے مقامات کی بلندیوں کو کوئی بیان نہیں کر سکتا۔ یہ بات بھی اسلامی فکر کی حقیقت ہے۔ یعنی اولیاء اکرام کے ذکر پر اللہ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ (بقول حضرت بابا سرور تاجی)

اولیاء کے ذکر پر ہوتا ہے رحمت کا نزول\
دیکھیے قرآن میں فرمانِ حق مذکور ہے

قارئین کرام ہر عقیدت منداس بات کو اچھی طرح جاننا چاہیے کہ بزرگانِ دین کی درگاہوں سے دینی و دنیاوی ہر قسم کی مشکلات حل ہوتی ہے۔ نیز بزرگانِ دین کی درگاہیں ایسا مرکزِ اتحاد اور مرکزِ ایمان ہے کہ جس کی حقیقت

کا انکار ممکن نہیں ہے۔ درگاہوں پر ہر فرقہ کے ہر ملت کے ہر قوم کے لوگ آتے ہیں۔ لہٰذا جو تبلیغ دین درگاہوں سے ہوگی وہ بلندی معیار کے ساتھ ہوگی۔ ہم اسلام کی باتیں کتابوں سے سناتے ہیں مگر اؤلیاء اللہ مکمل پیکرِ عمل بن کر اسلام دکھاتے ہیں۔ اسی سے غیر مسلم حضرات بھی انہیں اؤلیاء کی بدولت لذت اسلام سے آشنا ہوتے ہیں۔ مختصر یہ کہ اسلام کا وقار بلند انسانیت کے حقیقی درس سے وابستہ ہے۔ کوئی شخص کسی بزرگ کا عقیدت مند کیوں نہ ہو؟ بابا تاج الدینؒ کی ذات سے ناواقف نہیں ہے۔ جو درس انسانیت بابا تاج الدینؒ نے وسط ہند شہر ناگپور سے عام کیا ہے۔ یہ تاریخ اسلام کا خوبصورت موقع کہلاتا ہے۔ بابا تاج الدینؒ کی ذات مثل شمع نور کی طرح روشن ہے۔ اس شمع کی کرنیں ہر دل محبت کو فیضیاب کررہی ہیں۔

گوہر درجِ حسن شمع شبستانِ حسین

نورِ چشم فاطمہ سرکار تاج الاؤلیاء

بابا صاحبؒ کے بارے میں جو معلومات حاصل کیا ہوں۔ ضروری ہے کہ اس کو عام کیا جائے۔ چنانچہ جس کے نتیجہ میں یہ کتاب منظر عام پر آئی ہے اور کتاب کی تیاری جو کہ پہلے ہی سے ہونا چاہیے تھا۔ لیکن میری جانب سے کافی تاخیر ہوگئی۔ جس کا مجھے شدید احساس ہے۔ اس سلسلہ میں درباری ٹرسٹ کے سکریٹری وصدر صاحب وتمام اراکین کا ممنون ومشکور ہوں کہ ان حضرات نے

میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ اُمید کرتا ہوں کہ اللہ پاک بابا حضورؒ کے حالات جمع کرنے اور لکھنے کی کوشش کو آلِ رسول کے صدقہ میں قبول فرمائے۔

آئندہ مجھے دین اسلام کی تبلیغ بعنوان ''حالاتِ بابا تاج الدین کے ذریعے'' کرنے کی توفیق دے اور اس کتاب کو پڑھنے والے عقیدت مندوں سے بھی گذارش ہے کہ آپ حضرات بھی اپنی دُعاؤں میں مجھے یاد رکھیں۔ وہ عقیدت مند حضرات جو کہ حضرت بابا صاحب کے حالات و کرامات اپنے والدین کی زبانی سنیں ہوں گے۔ برائے کرم میرے پتے پر لکھ کر ارسال کریں۔ یا خود ایامِ عرس میں ملاقات کے ذریعہ مجھ کو بتائیں تاکہ آئندہ بابا حضور پر لکھی جانے والے کتاب میں شامل کیا جاسکے۔

دراصل بابا تاج الدین کی زندگی کے حالات پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد کو دل کی محفل میں تازہ کرتے ہیں۔ بابا تاج الدینؒ کی زندگی قرآن پاک کی مقدس آیات کی عملی شرح ہے۔ جس کو پڑھ کو سچے دل سے خدا یاد آجاتا ہے۔

دل سے دُنیا کا اندھیرا دور ہو جاتا ہے، جب دل کی آنکھ بابا کے کرم سے روشن ہو تو مقصد حیات مکمل ہو جاتا ہے۔

اس کتاب میں عام زبان کو استعمال کیا گیا ہے۔ اس لئے کہ یہ کتاب آسانی سے ہر شخص کی سمجھ میں آسکے۔

فقط

غلام دستگیر تاجی
۴ر فروری ۲۰۰۷ء بروز اتوار
Mob.: 09423408318
09247875738
تاج آباد شریف ناگپور

درباری خدام چیری ٹیبل ٹرسٹ

حضرت بابا صاحب قبلہ رحمتہ اللہ کی حیات میں راجہ صاحب اوروا کی کے پٹیل صاحب کے قیام کے دوران سے ہی پرانی کتابوں میں تاج قطبی تذکرہ تاج الاؤلیاء میں خدامانِ تاج الاؤلیاء کا ذکر ملتا ہے۔ بعد وصال تاج الاؤلیاء کے اکثر وہی لوگ خدمت انجام دیا کرتے تھے۔ جنکو زندگی میں خدمت کا موقع ملا تھا۔ بعداُنکے اُنکی اولادیں ہیں جو کہ خدمتِ مزارے بابا تاج الدین پر معمور ہیں۔ لہٰذا سلسلہ خدمت گذاری بابا صاحب کی حیات کے بعد سے آج تک درگاہ شریف کے اندرونی معملات خدام حضرات ہی انجام دیتے ہیں۔ بالخصوص خدام حضرات یہ خدمات انجام دیا کرتے ہیں۔ روزانہ کے خدمات اس طرح ہوتے ہیں کہ دربار شریف کا دروازہ ۳۰-۲ کو رات میں کھولا جاتا ہے، پہلے آذان دی جاتی ہے پھر چند خدام باری دار خادم کے ساتھ داخل ہوتے ہیں۔ دن بھر کے پھول چادریں الگ الگ گٹھلی باندھ کر رکھ دیتے ہیں۔ بعداسکے مزار پر صندل عطر پیش کیا جاتا ہے۔ پھر چادر چڑھائی جاتی ہیں پھول پیش کر کے دودھ پیش کیا جاتا ہے۔ فاتحہ خوانی مع درودِ تاج و تین قل کافرون، فلق، ناس یہ فاتحہ امام شاذلیؒ کے طریق کی ہے حسب حکم بابا صاحب کے قدیم تاج آباد شریف کے بزرگوں کے مطابق رائج ہے۔ پھر باترتیب رسول اللہ ﷺ سے حضرت سید بابا تاج الدین تک نام لئے جاتے ہیں اور تمام حاضرین دمع عقیدت مندان کے حق میں دُعائے خیر کی جاتی ہے۔ یہ تمام معمولات کرنے تک ۳۰-۳ بج جاتے ہیں۔ پھر عام لوگوں کیلئے دروزاہ کھول دیا جاتا ہے۔ فاتحہ کا دودھ حاضرین میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ دروازہ کھلتے ہی نقارہ

بجایا جاتا ہے۔ اس طرح دن کے ب ۱۲ بجے تک دربار کھلا ہوتا ہے۔ برابر ۱۲ بجے دربار پھر معمور ہو جاتا ہے۔ پھر بعد نمازِ ظہر دروازہ کھولا جاتا ہے۔ حسب سابق نقارہ پھر بجایا جاتا ہے۔ رات ۱۰ بجے بعد جھاڑو اور پوچھے کے دربار معمور کر دیا جاتا ہے۔ جس کے نقارہ بجایا جاتا ہے۔ اس طرح درگاہ شریف کی کلید (چابیاں) خدام حضرات ہی کے پاس رہتی ہیں۔ نیز زائرین کی چادریں چڑھانا، فاتحہ دینا، عرس میں قل شریف کے موقع پر سجادہ نشین سید یوسف اقبال تاجی صاحب کی دستار بندی اور دیگر عقیدت مندان کی دستار بندی کرنا، قل شریف کا پانی تقسیم کرنا، روزانہ درگاہ شریف کھولنا اور بند کرنا، سالانہ اور چھ ماہی عرس کے موقع پر یہ انتظامات وخدمات کا سلسلہ ۸۴ سال سے چلا آ رہا ہے۔ خدام چیری ٹیبل ٹرسٹ کے کارنامے مندرجہ ذیل پیش ناظرین ہے تاکہ آئندہ ملت اسلامیہ کا تعاون درباری خدام ٹرسٹ کے ساتھ رہے۔

حکم شریعت کے مطابق ہائی کورٹ سے کیس جیت کر حضرت بابا صاحب کی موروثی کو ضبط کر لیا گیا۔ جس کا کیس نمبر یہ ہے RCS No. 30 1968 درگاہ شریف میں چاروں طرف میں دیواروں اور اندرون گنبد شریف میں کانچ کا کام حسین و دلکش انداز سے کیا گیا۔ مزار شریف کے اُپر چاندی کا کٹیرا خوبصورت بنایا گیا۔ مین دروازہ جس سے زائرین آتے جاتے ہیں یہ بھی خدام ہی کی کاوش کا نتیجہ ہے۔ ان کو تعاون عقیدت مندان سے بھی حاصل رہا ہے۔ مزید اور بھی منصوبے جات خدام ٹرسٹ کے زیر اہتمام باقی ہیں۔ مثلاً دواخانہ، لنگر خانہ، سرائے، مدرسہ وحسب ضرورت شریعت اور سلسلہ چشتیہ کے مطابق زائرین کو خدمات کی سہولیات سے فیضیاب کرنا۔ جیسا کے خدام ٹرسٹ کا بائیلاز حضرت بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ

کے حکم کے مطابق رکھا گیا ہے۔ بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا ارشاد ہے میرا طریق سلسلہ چشتیہ ہے۔

حضرت بابا صاحب قبلہ کی ۸۴ار ایکڑ زمین ہے۔ یہ حضرت بابا تاج الدین اسٹیٹ کی کہلاتی ہے۔ آج کی شدید ضرورت ہے کہ بابا تاج الدین اسٹیٹ کی پروپرٹی کی حفاظت کی جائے۔ درگاہ کے نظام کو پہلے کی طرح برقرار رکھا جائے۔ ایسا کرنا منتظمین کے حق میں نجات ہے ورنہ ایسا نہ ہو تو اللہ کے پاس سخت پکڑ ہے۔ ۱۹۲۵ء سے ۱۹۴۷ء تک سرزمین تاج آباد شریف میں کوئی شخص سواری پر سوار ہو کر گذرتا نہیں تھا۔ اُمریڈ روڈ پر ہی سے چپل جوتے سواریاں چھوڑ دیتے تھے۔ جن میں دینی دنیاوی عہدیداران تک ادب کے خاطر ایسا کیا کرتے تھے۔ درگاہ شریف کے نزدیک خدا بخش بابا اور غلاب میاں چائے والوں کے ہوٹلیں تھیں۔ ان میں بھی کوئی کرسی یا پلنگ پر نہ بیٹھتا تھا۔ درگاہ شریف میں مزار شریف کے قریب کسی بھی قسم کی بات چیت نہیں کرتے تھے۔ اگر کوئی بات کرے تو باہر درگاہ کے آنے کے بعد اسکو بات کرنے والے کی غلطی کا احساس دلاتے تھے۔ اس دور کو دیکھ کر آج کے دور پر غور کریں تو خون کے آنسوں بہایا جائے تو کم ہے۔ اللہ پاک ہم تمام کو درگاہ کا ادب، بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے سچی محبت کرنے والا بنائے۔ آمین!

شیخ الاسلام مفکر دین شہنشاہِ ہفت اقلیم

سیدنا بابا تاج الدین رحمتہ اللہ علیہ

تاج الاوَلیا کا خاندان قابل فخر ہے ساری انسانیت کیلئے

حضرت بابا تاج الدینؒ کی شخصیت آج دُنیا کے کونے میں فرزند اسلام بے مثال باکمال ذی وقار شانِ مظہر محمدی، تجلی ذاتِ لم یزل جان کرمانی جاتی ہے۔ یہ بات موَرخین سے پوشیدہ نہیں کہ اسلام جس پر ناز کرے ایسی شخصیت صدیوں میں ہی ہوا کرتی ہے۔ جس کے کردار کے آئینہ میں اسلام ہی اسلام نظر آتا ہے جسکی تقلید قابل نجات جسکی محبت قابل فخر ہوتی ہے۔ جسکی حقیقت کے لوہے کو مان کر اپنے تو اپنے غیر بھی دامن میں پناہ گزیں ہوتے ہیں۔ جس آدمی کی آنکھ بے نور ہوتا جاتی ہے تو اسکی عظمت بھی کم ہو جاتی ہے۔

چنانچہ علامہ شیخ محمد اقبال فرماتے ہیں۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

قوم مسلم اپنی منزل سے بھٹک کر بے راہ روی کا شکار بن گئی تھی انگریزی دور میں انگریزوں کی ناپاک سازش نے اسلام میں طرح طرح کے فتنے برپا کر کے جسکا مقصد دینِ فطرت کی حقیقت بدل کر قرآن وحدیث کی آڑ

میں نفسانیت کو دین قرار دیا جائے دینِ فطرت اپنی سچی حقیقت کے اظہار کی خاطر بے چین بے قرار تھا ایسے عالم میں مشیتِ حق نے تاج الدین مفکرِ دین فکرِ قوم ملت شہنشاہ ہفت قلیم سیدنا محمد بابا تاج الدین کو ایسے باعظمت سادات خاندان میں پیدا فرمایا جو ساری انسانیت کیلئے قابل فخر ہے۔ جسکے اُجالے میں چل کر نہ صرف ہزاروں نے بلکہ لاکھوں نے منزل مقصود پائی ہے۔ جسکا فیضانِ کرم آج بھی جاری ہے تا قیامت رہے گا۔

بابا صاحب کی محبت کا تقاضہ ہے کہ آپکے خاندان مُبارک کا بھی ذکر لکھا جائے۔ آپکے خاندان کے حالات پیش کرنے کے لئے ایک ضخیم کتاب درکار ہے۔ لیکن احقر یہاں اختصار کے ساتھ پیش کرنے کہ کوشش کر رہا ہے، آئندہ بڑی کتاب میں مکمل حالاتِ خاندانی لکھئے جائیں گے۔

بابا صاحب کے خاندان ددیال ونتیال (والدین) کے متعلق حضرت قاضی قطب الدین صاحب بردارِ مریم اماں صاحبہ۔ تاج قطبی کے صفحہ نمبر ۹ پر لکھتے ہیں۔ آپکے والدین بزرگوا کے مختصر حالات کی سماعت سے یہ بتایا جاتا ہے کہ ہر دو صاحبان نے نہایت سادگی کے ساتھ دُنیاوی زندگی کو طے کیا ہے۔ علاوہ حالاتِ خاندان سننے سے معلوم ہوتا ہے کہ قدامت سے آپکے مادری و پدری سلسلہ میں بزرگانِ خدا پرست وراغب دین متین گذرے ہیں اور اچھے اچھے صاحبان حال و قال تھے اللہ تعالیٰ اِن تمام کو مغفرت نصیب کرے اور

فردوسِ بریں میں مقامات عطا فرمائے۔آمین! یارب العالمین صداقت قلب سے یہ رمز عائد ہوتا ہے کہ آپکے خاندان کی روشِ سعید کے صلہ میں اللہ حق سبحانہ تعالیٰ نے ایسے برگذیدہ بزرگوار اور درشہسوار کو اِس خاندان میں پیدا فرمایا ہے۔

حضرت بابا صاحبؒ ایک موقع پر حضرت علامہ سید یوسف شاہ تاجی کے معروضہ پر ارشاد فرمائے (میں امام حسن عسکریؒ کا پوتا ہوں)۔حضور عالی کے اس جملہ سے بات صاف واضح ہو جاتی ہے کہ بابا کا ددیال خاندان امام حسن عسکریؒ سے ہے۔

حسن عسکری کے پوتے عبداللہ مدینہ سے
چلے آئے وہ ہندوستان کی جانب سفینہ سے

(مثنوی اسرارِتاج)

حضرت عبداللہؒ کولار کے علاقہ میں مستقل سکونت اختیار فرمائی۔

آپ کی اولادیں بھی اسی علاقہ میں آباد ہو گئیں اسطرح بابا کا خاندان مدینہ شریف سے کولار میں بس گیا اور انہیں درگاہوں کی جاگیریں انعامات وغیرہ بھی اس دور کے حکمرانوں نے عطا کی تھیں۔چنانچہ مقدس خاندان با عظمت نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اِس خاندان کو پیرزادگان کے خطاب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔اس خاندان میں مردوں کے عالوہ عورتیں بھی آسمانِ ولایت پر شاہ وستار نور بن کے روشن ہوئی ہیں۔(تذکرہ تاج الاولیاء)

باباصاحب کے برداداکے والد حضرت سیدنا خواجہ عبدالقادرؒ بعض وجوہات کی بنا پر بادشاہوں کی تمام دی ہوئی جاگیریں چھوڑ کر ملازمت فوج اختیار فرمائی۔

آپ ترقی کرتے ہوئے صوبہ دار میجر سردار بہادر کے عہدے پر فائز ہوئے اور آپ پدک صوبہ دار کے نام سے مشہور ہوئے۔

آپکے صاحب زادے حضرت سید علی صاحبؒ بھی فوج میں صوبہ دار ہوئے۔ آپ باباصاحب کے پرداداہوتے ہیں۔آپکے ایک صاحب زادے حضرت سیدنا خواجہ حیدر شاہؒ آپ بابا کے داداہوتے ہیں آپکو چار صاحب زادے حضرت سید بدرالدینؒ اور سید احمد صاحب، حضرت سید ابراہیم صاحبؒ، حضرت سید عباس صاحبؒ یہ حضرت بابا کے چچا ہیں۔حضرت سید احمد صاحبؒ کو تین (۳) فرزند۔ ۱) سید ابراہیم، ۲) سید صوفی، ۳) سید رحیم۔ حضرت ابراہیم صاحبؒ کو ایک فرزند تھے جو کمسنی میں وصال فرماگئے۔حضرت سید عباس صاحب کو ایک فرزند، حضرت مولوی سید یوسف صاحبؒ اور ۲/دختران جس میں ایک کا نام سیدہ ظہور النساء صاحبہ ہے آپکے ایک فرزند حضرت سید حسام الدین تاجی بابا کی حیات میں والدہ کے ہمراہ ناگپور شکردرھا آیا کرتے فی الوقت حضرت حسام الدین کے چھوٹے بھائی حضرت سید بشیرالدین تاجی حیدرآباد دکن میں رہتے تھے انکا انتقال ہو چکا۔آپ کبھی کبھی تاج آباد شریف

بغرض قدم بوسی تشریف لاتے تھے۔ آپکو خدام حضرات میں جناب محمد محسن و محترم شہاب الدین تاجی و محترم نواب جانی مرحوم بھی جانتے تھے۔ (تذکرہ تاج الاولیاء)

باباحضور کے دادا حضرت سیدنا حیدر شاہ صاحب قبلہ بسلسلہ ملازمت کامٹی آئے اور مقیم ہوئے۔

بقول حضرت سید بشیر الدین تاجی، حضرت بدرالدینؒ کی پیدائش کولار کی ہے اور آپکے تین (۳) بھائیوں کی پیدائش کامٹی کی ہے۔

باباحضور کے نانا حضرت شیخ میران صاحبؒ صوبہ دار میجر سرکار عظمت مدار کی فوج میں پلٹن نمبر ۳۲ میں ملازم تھے۔ آپ کی آل واولاد ۱۹۳۵ء میں یا اس سے بھی قبل ستر (۷۰) افراد تھے ان میں سے ایک حضور کے ماموں صاحب حضرت عبدالرحمٰن اور بابا کی والدہ محترمہ مریم عرف گھوڑن بی صاحبہ اور دو خالائیں محترمہ رابعہ بی و محترمہ زہرا بی صاحبہ تھیں۔ بابا کی والدہ بڑی بہن تھیں۔ (تذکرہ تاج الاولیاء)

بابا کی ایک خالہ لاولد تھیں، ایک خالہ کو ایک صاحب زادی۔ امیر بی کے ایک بیٹے عبدالجبار صاحب بابا کی حقیقی نانی انتقال فرما چکی تھیں ہمراہ جو تھیں وہ سوتیلی نانی تھیں۔ (تذکرہ تاج الدین)

☆☆☆☆☆

تاریخ ولادت باسعادت

تجلی اولیاء کی اس لئے دُنیا میں ہوتی ہے
جگائیں دین کی قسمت جو اس وقت سوتی ہے

(یوسف شاہ تاجی)

بابا صاحب قبلہؒ کی ولادت کے بابت تاج قطبی کے مؤلف قاضی قطب الدین صاحب نے بابا صاحب کے ماموں سے دریافت کر کے جو تاریخ لکھی وہ ۱۸۶۱ء ہے اور حضرت حسام الدین صاحب نے جو تاریخ پیدائش لکھی وہ ۱۸۶۲ء ہے۔ لیکن ہمارا اتفاق ۱۸۶۲ء پر ہی زیادہ ہے۔ "تاریخ ولادت کا تفصیلی ذکر کسی بڑی کتاب میں کیا جائیگا۔" فی الوقت اسی تاریخ پر اتفاق کیا جاتا ہے کہ بابا حضور قبلہؒ اپنے دادا حضرت سید حیدر صاحب قبلہؒ کے گھر میں بمقام کامٹی محلہ گورے بازار میں صبح صادق کے وقت بروز پیر (۱۵) رجب المرجب کو تولد ہوئے۔ (تذکرہ تاج الاولیاء)

جیسا کہ عام طور پر بچے روتے ہیں آپ نہیں روئے بلکہ آنکھیں بند کئے خاموش تھے رشتہ داروں کو گماں پیدا ہوا کہیں بچہ بے جان تو نہیں چنانچہ اس دور کے رواج کے مطابق آپکو تانبے کے پیسہ گرم کر کے داغ دیا گیا۔ جس پر آپ بجائے رونے کے مسکراتے ہوئے اپنے رشتہ داروں کو دیکھا اسطرح بابا صاحبؒ پیدا ہوتے ہی اپنی شانِ ولایت کا اتباع نبوت سے اظہار کرامت

فرمایا۔ حضرت کے کوئی حقیقی بھائی، بہن وغیرہ نہیں تھے۔ آپ اپنے والدین کے اکلوتے باکمال فرزند ہیں۔

والدین کا وصال: جب آپ کی عمر ایک سال کی ہوئی تو والد بزرگوار کا وصال ہوگیا اور (۹) سال کی عمر میں والدہ کا وصال ہوا۔

بابا صاحب کے والد صاحب کے وصال کے بعد آپکی والدہ مکرمہ عدت پوری کر کے اپنے والد صاحب کے گھر چلی گئیں۔ اسطرح حضرت بابا کی پرورش نانا صاحب کے زیر اہتمام ہوئی۔ والدہ محترمہ نے آپکو چھ (٦) سال کی عمر میں اپنے والد کے ذریعہ مدرسہ میں داخل فرمایا جہاں بابا صاحبؒ نے ناظرہ قرآن کریم کے علاوہ ظاہری تعلیم عربی وفارسی اور انگریزی حاصل کئے، دورانِ تعلیم ہی کامٹی کے مشہور بزرگ حضرت بابا سید عبداللہ شاہ قادری نوشاہیؒ جو کہ دُنیا و مافیہا سے لاتعلق رہا کرتے تھے مدرسہ میں تشریف فرما ہوئے اور بابا حضور کی طرف اشارہ کر کے مدرس سے فرمائے۔ ''اس لڑکے کو پڑھانے کی کوئی حاجت نہیں ہے وہ خود پہلے ہی سے تعلیم یافتہ ہے اور یہ بھی فرمایا یہ تو علم لدنی کا مالک ہے''۔ حضرت بابا عبداللہ شاہؒ کے اِن جملوں کے بارے میں حضرت قاضی شیخ قطب الدینؒ لکھتے ہیں کہ:

گو حضور کے آئندہ حالات کی نسبت آپ نے پیشن گوئی فرمائی تھی بے شک حضور کی ذات عالیہ میں جو اعلیٰ تریں صفات پوشیدہ تھے اسکو چشم باطن

سے دیکھ کر حضرت بابا سید عبداللہ شاہؒ نے اظہار فرمایا جس سے بابا کے بلند رتبہ کا اندازہ ہوتا ہے۔ اور ایک روایت ہے کہ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام مدرسہ میں تشریف لائے بابا کے متعلق اِرشاد فرمائے کہ: ''اُس لڑکے کو پڑھانے کی ضرورت نہیں ہے یہ سب کچھ پڑھ چکے ہیں اور آپ سے بہتر اُستادوں سے درس پا چکے ہیں'' یہ کہہ کر آپ غائب ہو گئے۔ اِن واقعات کے بعد آپکے مدرسین بھی آپکا ادب کرنے لگے۔ (تاج اولیا)

مزاج عالی اور بچپن

بابا صاحبؒ میں عام بچوں جیسی عادت بالکل نہ تھی بچپن ہی سے شوخی و شرارت کا شائبہ بھی نظر نہیں آتا تھا۔ آپ بالکل خاموش طبع واقع ہوئے تھے، آپ کسی ہم جماعت سے دوستی تک نہ رکھتے تھے اور نہ ہی کھیل کود میں حصہ لیتے تھے، آپکے نانا حضورؒ نے یہ حالات دیکھ کر بابا کا دل بہلانے کیلئے آپکو چند کبوتر خرید کر دیئے جس کی دیکھ بھال میں بابا دل بہلایا کرتے تھے۔ جب آپ ذرا بڑے ہوئے تو نانا نے آپکے سواری کے لئے ایک گھوڑا خرید کر دیا اسکے علاوہ بابا کے پاس ایک وائیلن باجا بھی تھا جو کہ آپکو ورثہ میں ملا تھا جسے آپ کبھی کبھی بجایا کرتے۔ بابا صاحب زیادہ وقت اپنی تعلیم اور مذہبی کتاب کے پڑھنے میں گذارتے۔ آپ بچپن ہی سے پابند شریعت تھے۔ آپکو شروع ہی سے تنہائی

پسند تھی، آپ بے حد رحم دل سلیم الطبع اور بے حد کم گو تھے۔ اکثر تنہائی میں حضرت مولانا روم اور حافظ شیرازی کے اشعار پڑھا کرتے خصوصی طور پر یہ شعر

مئے خورد مصحف بسوز و آتش اندر کعبہ زن
ساکن بت خانہ باش، ومردم آزاری مکن

اشعر کا مطلب یہ ہے کہ: مخلوق خدا کی دِل آزاری کا گناہ سب سے بڑا گناہ ہے۔ حضرت بابا صاحبؒ کی زندگی بالکل اِس شعر کا عملی نمونہ تھی آپکی زندگی کا اصول یہی رہا کہ ساری زندگی آپنے مخلوقِ خدا کی خدمت کی، بے سہاروں کو سہارا دیا، پریشان حالوں کو خوش کیا۔ دُکھ، درد والوں کا دُکھ درد دور کیا، غرض کہ ایسی کوئی مثال نہیں ملتی کہ آپ نے کسی کا دل دُکھایا ہو، جس بچہ کا بچپن میں یہ حال ہو تو پھر عالم شباب میں کیا عالم ہوگا۔

☆☆☆☆☆

حضرت بابا صاحب کی ریاضت وملازمت

یہ بات اوپر گذر چکی کہ بابا صاحبؒ کو دُنیاوی معمولات کی کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ آپ تنہائی پسند، پابند صوم وصلوٰۃ، کم گوئی وتلاوت قرآنِ پاک میں ہی مگن رہا کرتے تھے۔ بابا حضور کی فطرت میں بچپن ہی سے عشقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا جسکا آپکی ولادت ہی سے ثبوت ظاہر ہوتا ہے۔ جب آپ ۱۲ یا ۱۳ سال کی عمر میں ظاہری علوم سے فارغ ہوئے تو غلبہ عشق محمدی

ﷺ کی کثرت آپ پر لاحق ہوئی اِس تقاضہ کو پورا کرنے کی خاطر آپ اپنے نانا حضورؒ کے گھر سے لاپتہ ہو گئے نانا نے ہر وہ ممکن کوشش کی لیکن آپکا پتہ نہ چلا آخر تھک کے اللہ کے سپرد کر کے خاموش ہو گئے۔

حضرت بابا صاحب گھر سے نکل کر 'بستر' کے جنگلوں میں خصوصی ریاضت میں مصروف ہو گئے یہ مقام ''گونڈوانہ'' کہلاتا ہے یہاں کے باشندے جادوگر تھے بلکہ یہ علاقہ ہی جادوگروں کا کہلاتا تھا۔ حضورؒ کے قیام سے جادو کے اثرات ختم ہو گئے اور جادو ہی اِن باشندوں کا ذریعہ معاش تھا۔ جس کی وجہ سے وہ لوگ بہت پریشان ہوئے اور اپنے گرو کے پاس جا کر شکایت کرنے لگے، گرو نے تمام حالات سن کر اُنہیں بتایا کہ ہمارے علاقہ میں ایک بزرگ آیا ہے اور وہ اُلٹا لٹک کر ریاضت کر رہا ہے۔ جب تک اُسکا قیام ہمارے علاقہ میں رہیگا جادو کے اثرات نہیں چلیں گے۔ جب اِن لوگوں نے بابا حضورؒ پر فرداً فرداً جادو کیا اور کوئی اثر نہ ہوا تو تمام کے تمام ملکر اجتماعی طور پر جادو کرنے لگے اللہ کے کرم سے سرکار پر کچھ اثر نہیں ہوا بلکہ اُلٹا لوگوں پر ہی اثر ہو گیا۔ کوئی ہاتھ سے تو کوئی پیر سے، کوئی بنیائی سے تو کوئی زبان سے بیکار اور معذور ہو گیا۔ یہ حال سے سب کے سب پریشان ہوئے تب اللہ تعالیٰ نے اِن لوگوں کو یہ سمجھ عطا فرمائی کہ یہ کوئی جادوگر نہیں بلکہ اللہ کے ولی برحق ہیں اب معافی مانگنا ضروری ہے۔ لہٰذا سب کے سب لوگ اِس مقام پر آ گئے جہاں پر حضرت بابا صاحبؒ اُلٹے لٹک کر ریاضت فرما رہے تھے۔ اللہ کی شان سے اِن تمام لوگوں

کو جادو کی سزا ملی تھی اپنی اصلی حالات پر آ گئے یعنی کہ سب تندرست ہو گئے اور سب ملکر قدمبوسی کرنے لگے۔ (تذکرہ تاج الاولیاء)

حضرت بابا صاحبؒ اُس وقت ریاضت الٰہی میں مشغول ہونے کی وجہ سے کسی پر توجہ نہیں دیے اِن لوگوں میں سے دو کی ڈیوٹی مقرر کردی گئی تھی کہ جھاڑ کے پاس ہی رہنا جب یہ بزرگ نیچے اُتر آئیں تو تمام قبیلے والوں کو اطلاع کرنا تمام لوگ اپنی جگہوں پر واپس ہو گئے۔ بابا صاحبؒ نے مکمل دو سال تک اِسی طرح ریاضت اِلٰہی میں مشغول رہے۔ دو سال بعد جب درخت سے نیچے آئے تو تمام قبیلے والوں کو اطلاع ملی تمام حاضر ہو کر معافی مانگنے لگے۔ سرکار نے سب کو معاف کیا اور یہ لوگ بابا صاحبؒ کے دست حق پرست پر مشرف بہ اسلام ہوئے اور بیعت بھی حاصل کی، ان کی تعداد کافی بڑی تھی، حضرت سید حسام الدینؒ لکھتے ہیں کہ یہ لوگ سی پی کے علاقہ میں جو گونڈوانہ کہلاتا ہے ثعلب مصری اور جنگل کی جڑی بوٹیاں بھی فروخت کرتے ہیں۔ جب اِن لوگوں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے مرشد کون ہیں؟ تو یہ بابا حضورؒ کا نام بتاتے ہیں اس کے بعد بابا صاحبؒ اور دو سال تک ریاضت الٰہی میں گذرے اِن لوگوں نے کافی خدمت بھی کی ہے۔ پھر اس کے بعد بابا صاحبؒ کامٹی اپنے گھر تشریف لائے، نانا صاحبؒ کا وصال ہو چکا تھا۔ حضرت ماموں صاحب آپکو دیکھ کر بہت خوش ہوئے بابا حضورؒ کا حال ہی کچھ اور ہو چکا تھا

آپکے جسم مقدس کا ہر حصہ ذکر خدا اور عشق حبیب خدا میں ڈوب گیا تھا۔ آپ بچپن کی طرح ابھی بھی تنہائی پسند تھے۔

اکثر ایسے الفاظ فرماتے جو کہ بظاہر بے معنی معلوم ہوتے تھے۔ بابا صاحبؒ کی غیر موجودگی میں کامٹی کی مشہور ندی جسکا نام کنہان ہے۔ اس میں طغیانی آئی یہ طغیانی ماموں صاحب کا تمام اثاثہ گھر بہالے گئی جس کی وجہ سے حضرت ماموں صاحبؒ پریشان ہوئے تو بابا صاحبؒ نے انہیں تسلی دی۔

جلیلؔ آسان نہیں آباد کرنا گھر محبت کا
یہ اِن کا کام ہے جو اپنا گھر برباد کرتے ہیں

اور مشورہ دیا کہ ہم دونوں ملکر ملازمت کر لیتے ہیں۔ انشاء اللہ سب کچھ اچھا ہو جائیگا۔ آپ نے ماموں کے حق میں دُعا فرمائی۔ ماموں کو محکمہ جنگلات میں داروغہ کے عہدہ پر نوکری مل گئی۔ اور حضرت بابا صاحب قبلہؒ نے اٹھارہ سال کی عمر میں اپنا آبائی پیشہ اختیار کر کے فوج میں داخل ہو گئے۔

(تذکرہ تاج الاولیاء)

حضور والا ناگپور کی رجمنٹ نمبر ۸ میں نائک ہوئے جو کہ مدراسی پلٹن کہلاتی تھی دورانِ ملازمت آپ اپنے شغل واشغال وریاضت الٰہی میں کوئی فرق آنے نہیں دیے تھے۔ آپ ڈیوٹی کے اوقات کے بعد میں آپ کو اکثر اوقات میں عبادت میں مصروف دیکھا گیا اور رات میں بلند آواز سے حافظ

شیرازی اور مولانا رومؒ کے اشعار بھی پڑھتے سنا گیا۔ آپکے افسران آپکی سادگی اور سچائی کی وجہ سے آپ سے بے حد خوش رہا کرتے تھے۔ (تذکرہ تاج الاؤلیاء)

اس طرح کامٹی میں آپ نے تین سال گذارنے کے بعد آپکی رجمنٹ کے دو حصہ ہو گئے۔ ایک حصہ کامٹی میں رہا اور دوسرا ساگر ایم پی روانہ ہو گیا دوسرے حصہ میں آپ بھی ساگر روانہ ہونے سے پہلے اپنی نانی اور دیگر عزیزوں کا رہائشی انتظام کر دے تا کہ کسی قسم کی تکلیف اِن کو نہ ہو۔ حسب دستور آپ کی ریاضت اور عبادت میں کوئی فرق نہ آیا اپنے معمولات بروقت انجام دیا کرتے، اکثر جنگلات میں اندر جا کر نعرۂ حق بلند فرماتے۔ ساگر ایم پی میں ایک شہر ہے یہاں پہاڑی کے مقام پر حضرت سیدنا داؤد مکیؒ کا مزار ہے۔ یہ مقام درگاہ پیلی کوٹھی کے نام سے مشہور ہے۔ تاجِ قطبی، تذکرہ تاج الاؤلیاء، تاج الاؤلیاء ان تین کتابوں میں حضورؒ کا حضرت داؤد مکیؒ کے مزار پر جانے کا ذکر ہے۔

چنانچہ اس سلسلہ میں مزید معلومات کیلئے قدمبوسی کے غرض سے میں ساگر گیا تقریباً ایک ہفتہ درگاہ پیلی کوٹھی پر مقیم رہا اور مجھے بھی متواتر ریوات سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت بابا صاحبؒ، حضرت داؤد مکیؒ پر میلاد شریف کی محفل مہینے میں ایک مرتبہ ہوا کرتی تھی اس محفل میں بابا صاحبؒ بلاناغہ شرکت فرماتے۔ (تذکرہ تاج الاؤلیاء)

ملٹری کیمپ میں پریڈ کے دوران باباصاحبؒ کاشن پر بظاہر خلاف کام کرتے مثلاً اگر لفٹ کو ٹرن کا کاشن ملتا رائٹ کو ٹرن ہو جاتا اور بندوق سیدھی کے بجائے اُلٹی پکڑتے اس کے باوجود آپ کے افسران آپ کو کچھ نہیں کہتے کیونکہ حضور ہر وقت ڈیوٹی کے فرائض انجام فرمایا کرتے تھے حضور کی جوانی بھی بچپن طرح پاک وصاف دنیای خرابیوں سے بالکل الگ تھی۔ آپکو نماز، و ظائف، ذکرواذکار کے علاوہ کوئی چیز پسند ہی نہ تھی اکثر یہ دیکھا گیا ہے انسان دُنیا کی رنگینی میں آخرت کی تباہی کر لیتا ہے۔ مگر جس کو خدائے پاک اپنے دین کا رہبر بناتا ہے اس کی ہر ادا تقلید کا عملی پیکر محبت خدا اور رسول کا نمونہ ہوتی ہے۔

حضور کی کیفیت پہلے کی بہ نسبت الگ ہوتی جارہی تھی یہ حال ہو چکا تھا کہ۔

ربط اپنوں سے نہ غیروں سے شناسائی ہے
ایک تو ہے تیرا جلوہ ہے اور گوشہ تنہائی ہے

حضرت باباصاحبؒ ملٹری کیمپ سے غائب رہنے کی اطلاع آپکی نانی صاحبہ کو پہنچی اس اطلاع کے ملتے ہی محترمہ نانی کامٹی سے ساگر پہنچ گئیں۔ ان کو یہ خیال ہوا کہ بچہ جب رات کو غائب رہتا ہے تو کہیں بری عادتیں میں مبتلا نہ ہو گیا ہو۔ (تذکرہ تاج الاولیاء)

یہ سوچ کر آپ باباصاحب قبلہؒ کی نگرانی کرنے لگیں باباصاحبؒ تو کسی اور ہی منزل کے مالک بن چکے لیکن بظاہر کسی کو آپ کی حقیقت کی خبر ہی

نہیں تھی۔ محترمہ نانی صاحبہ کے ساگر آنے پر بابا صاحب از راہِ محبت ناراضگی کا اظہار کر کے فرمانے لگر کہ آپ دونوں خالاؤں کو تنہا چھوڑ کر کیوں آئی ہیں۔

محترمہ نانی صاحبہ چند دنوں تک ساگر میں مقیم رہیں ایک دن نانی صاحبہ نے باباؒ سے فرمایا ناشتہ تیار ہے سرکارؒ نے فرمایا بھوک نہیں ہے بابا کے ناشتہ نہ کرنے سے محترمہ کو تشویش ہوئی جب سرکارؒ گھر سے جانے لگے تو نانی صاحبہ چھپ کر پیچھے پیچھے ہمراہ ہو گئیں محترمہ نے دیکھا کے باباؒ کافی دور جا کر ایک مزار کے پاس عبادت میں مصروف ہو گئے نانی صاحبہ یہ منظر دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور دُعائیں دیتی ہوئی واپس لوٹ گئیں۔ بہر حال نانی کو جو خدشات تھے اسکے بر عکس پایا چنانچہ پھر ایک دن نانی صاحبہ نے باباؒ کو صبح کے وقت ناشتہ پیش کیا باباؒ کے ہاتھ میں چھوٹے چھوٹے پتھر تھے ان کو آپ نے منہ میں لیکر چبانے لگے اور نانی سے فرمائے ''ہم یہ لڈو پیڑے کھاتے ہیں'' نانی صاحبہ آخر ایک دن باباؒ کو اللہ کے سپرد کر کے کامٹی واپس آگئیں اور باباؒ نے بھی نانی کو اطمینان دلایا۔

باباؒ کی ریاضت و عبادت کس درجہ معیار کی بلندی کو پا چکی تھی خدا ہی بہتر جانے مگر آپ کو سوائے ریاضت کے کوئی چیز سے تعلق ہی نہیں تھا، چنانچہ ریاضت و عبادت کا سلسلہ ایک عرصہ تک جاری رہا رحمتِ خداوندی کو جوش میں آئی۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

رات میں جب کہ ساری خدائی چین کی نیند سو رہی تھی حضور والا محوِ ذکرِ خدا ہیں کہ اچانک غیب سے صدا آئی مانگ کیا مانگتا ہے یہ آوازیں آپ نے کئی بار سنیں اس کے جواب میں فرمایا ''اے خدا، اے میرے اللہ تجھ سے تجھ ہی کو مانگتا ہوں''۔ اللہ پاک نے اپنی ذاتی تجلی سے نوازا اس تجلی میں آپ گم ہو گئے حق آشکار ہوا اب تو یہ ہوا کہ آپ کو دیکھ کر ہی خدا یاد آنے لگا اور اپنی ہستی کے تمام محدود تقاضے ختم ہو گئے۔ (تاج الاولیاء)

صفی جب خانہ خدا ہے دل تو پھر اس دل میں
آرزو نہ ہو، اُمید نہ ہو، حسرت نہ ہو، مدعا نہ ہو

جب آپ اس مشاہدہ نور سے عالم مثال کی طرف تشریف لائے اس سے پہلے مولائے اعلیٰ آسمانِ دُنیاوی پر آپ کی مقبولیت اور محبوبیت کی منادی بارگاہِ الٰہی سے ہو چکی تھی جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت ابوہرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرائیل سے ندا کرتا ہے کہ میں اس بندے سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو پس حضرت جبرائیل اس سے محبت کرتے ہیں اس کے بعد آسمان میں پکار کر کہتے ہیں کہ فلاں شخص اللہ سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو پس تمام آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں۔ اسکے بعد اسکی زمین والوں میں مقبولیت عام ہو جاتی ہے۔'' (از تاج الاولیاء)

حضرت بابا صاحبؒ کی مقبولیت زمین والوں میں کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے اور یہی مقبولیت بتاتی ہے کہ وہ اللہ اور آسمان والوں میں محبوب و پسندیدہ ہیں جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث وضاحت کرتی ہے۔ آپ کی حیات و تعلیمات اس مختصر علمی نکتہ نگاہ سے دیکھا جائے تو باباؒ کی ذات پاک میں ہر پیچیدہ مسائل کا حل اور اسرار و رموز ہیں۔ حضورؒ کی حیات کا ہر گوشہ ایک نئی حقیقت کا اظہار کرتا ہے۔ کتاب طویل ہوئے کی وجہ ہر پہلو پر تبصرہ نہیں لکھا جا رہا ہے۔

بابا صاحبؒ بارگاہِ حق میں اپنا ایک اہم مقام بنا چکے ساگر میں ایک عرصہ گذر گیا۔ ایک دن آپ اپنے فوجی افسر کے پاس گئے اور یوں فرمائے اب ہم ملازمت نہیں کریں گے۔ افسر نے آپکو سمجھایا کہ آپ کی ترقی کا نمبر آ گیا ہے۔ ملازمت سے علحدہ ہونا مناسب نہیں ہے۔ باباؒ نے فرمایا مجھے جو ترقی ملنی تھی وہ مل گئی یہ کہہ کر تمام سرکاری چیزیں وردی وغیرہ اس فوجی افسر کے حوالے کر کے کیمپ سے باہر ہو گئے۔ (تذکرہ تاج الاولیاء)

اور یہ بھی روایت ہے کہ آپ کے جسم پر غیب سے ٹاٹ یعنی بورے کا جبہ آ گیا۔ آپ ساگر کی گلیوں میں جلوۂ حسنِ جاناں بن کر اپنے کو چھپاتے ہوئے دیوانہ وار گلی کوچوں میں گھومنے لگے۔

ان کا جلوہ بھی عجب چیز ہے اللہ اللہ
جس کو آ جائے نظر وہ بھی تماشہ ہو جائے

فوجی افسر نے آپ کی نانی کو اطلاع دی نانی صاحبہ فوری ساگر چلی آئیں اپنے نواسے کو دیکھ کر بہت غمگین ہوئیں کیونکہ باباصاحبؒ کے باطنی مقامات کا ابھی اندازہ نہیں ہوا تھا۔ اپنے ہمراہ ساگر حضرت داؤد مکیؒ کے مزار سے باباصاحبؒ کو لیکر کامٹی چلی آئیں۔ کامٹی میں آپ کے دیگر عزیزوں نے حالت دیکھا تو کافی غم زدہ ہوئے سب گمان کرنے لگے شاید زیادہ عبادت و ریاضت سے دماغ میں گرمی ہوگئی ہے۔ چنانچہ کئی حکیموں اور عاملوں کے پاس لئے گئے مگر حسب منشا فائدہ نہ ہوا۔

مریض عشق پر رحمت خدا کی مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی
دیوانگی عشق بڑی چیز ہے سیماب وہ جس کو چاہے اپنا دیوانہ بنادے

دن بہ دن جذب کی حالت بڑھتی گئی اکثر کامٹی کے پاس جنگلوں میں اور پرانے پلیوں کے نیچے قیام فرماتے۔ (تاج قطبی)

کامٹی کے نئے بازار میں کمرہ بھی تھا باباؒ کبھی کبھی تشریف لاتے اور مجاہدہ فرماتے یہ سلسلہ مجاہد ڈیڑھ سال تک چلتا رہا۔ اس دوران کا زیادہ قیام جنگلوں میں ہوا۔ (تذکرہ تاج الاولیاء)

اکثر لوگوں نے چشم حیرت سے آپ کو شیر پر سوار جنگلوں میں دیکھا۔

کہہ گئی کان میں آکر تیرے دامن کی ہوا صاحب ہوش وہی ہے کہ جسے ہوش نہ ہو

شیر کی سواری کی وجہ سے شیر سوار تاج الدینؒ کے نام سے بھی مشہور

ہے۔ جذب کی حالت میں کبھی بستی میں گشت فرماتے۔۔۔۔راستے میں بچے نادانی کی بناء پر پتھر برساتے جب بڑے لوگ بچوں کو منع کرتے تو باباصاحبؒ لوگوں کو منع فرماتے اور ارشاد فرماتے ''یہ پیارے پیارے بچے تو مجھ پر پھول برساتے ہیں اس سے بڑی خوشبو آتی ہے'' بستی میں کسی ایک مقام پر مستقل قیام نہ فرماتے کامٹی کے ایک گارڈن میں کبھی کبھی دو دو دن قیام فرماتے اس زمانے میں آپ کے ہاتھ میں مٹی کا کونڈا بھی دیکھا گیا۔

مٹی کا ٹھیکرے پر نہ جا ظرف میرا دیکھ
کونین جذب ہیں اس جام صفات میں

حضرت عبدالرحمٰن صاحب قبلہؒ باباصاحبؒ کو لیکر چندراپور کو تشریف لے گئے باباؒ چندراپور میں تقریباً چھ ماہ رہے وہاں پر بھی پرانے قلعے کے پرانے ویران مقامات اور جنگلات میں قیام فرماتے آخرکار ماموں صاحب قبلہؒ کامٹی لاکر ان کے حال پر چھوڑ دیا۔ کامٹی کے جنگلات سے آکر باباصاحبؒ چند ماہ بستی میں رہے اس اثناء میں ایک مدراسی صاحب کے مکان پر روزآنہ تشریف لے جایا کرتے تھے۔ یہ صاحب لاولاد تھے اور بابا کا ادب کیا کرتے تھے اور کبھی عزت سے کھانا بھی پیش کرتے کسی دن آنے میں دیر ہوتی تو خود گھر سے باہر نکل کر منتظر ہوتے۔ حسب معمول سرکار تشریف لائے اور مدراسی صاحب نے کھانا پیش کیا باباصاحبؒ اتنے میں اچانک فرمانے لگے ''گرتا ہے تو گرگر

تاج الدین تو ہے" مدراسی یہ جملہ سن کر کچھ سمجھ نہ سکے کیونکہ ان کو بھی باباؒ کے درجہ باطنی کا علم نہ تھا باباؒ کے روانہ ہونے کے کچھ دیر بعد میں مدراسی صاحبؒ کا گھر کر گیا، لیکن ان کی بیوی کو نقصان نہ ہوا بعد حادثہ کے مدراسی سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ باباؒ نے فرمایا تھا "گرتا ہے تو گر مگر تاج الدین تو ہے" یعنی باباؒ نے میاں بیوی کو اس طرح بچالیا۔ ان کے دل میں حضور کی عزت بڑھ گئی ایک دن باباؒ کو خوش دیکھ کر دونوں میاں بیوی نے کہا ہم لاولد ہیں۔ باباؒ نے کوئی جواب نہ دیا مدراسی نے پھر مکرر کہا تا باباؒ نے فرمایا تجھ کو تاج الدینؒ نے تین اولاد دیا۔ چنانچہ ان کو ایک کے بعد دیگر تین اولاد ہوئیں۔ اس طرح باباؒ کی کرامت کا اظہار ہونے لگا۔ بابا صاحبؒ کا سلسلہ مجاہدہ جاری تھا۔ معمولات میں فرق آنے لگا باباؒ نے مصلحتً ایک انگریز کا باغ منتخب کیا کیونکہ عام لوگ انگریزوں سے کافی ڈرتے تھے۔ ایک باغ میں دوسرے لوگوں کو آنے سے روکا تو لوگوں نے کہا کہ ہم کو بابا صاحبؒ سے ملنے دو یہ اللہ کے ولی ہیں ان سے ہماری مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ انگریز نے اجازت دے دی پھر باباؒ کے اردگرد خوب مجمع رہنے لگا۔ باباؒ نے مصلحتً ایک حرکت ایسی کی جس کی وجہ سے انگریز آپ کو تانگہ میں بیٹھا کرنا گپور روانہ کر دیا رفتہ رفتہ بابا صاحبؒ کی ولایت کا اظہار ہونے کہ سب شہرت بھی عام ہو رہی تھی کرامات سن کر لوگ معتقد ہو چکے تھے بہر حال باباؒ ناگپور سے کامٹی آنے کے بعد بھی لوگوں نے آپ کو نہ چھوڑا اور باباؒ چاہتے

تھے۔ میں سب کو چھوڑ کر ذات حق ہی میں گم رہوں چنانچہ باباؒ فرمانے لگے "ہم پاگل خانہ چلے جائیں گے، کل ہم پاگل خانہ چلے جائیں گے" اس کے دوسرے یا تیسرے دن آپ برہنہ ہو کر کلب میں داخل ہو گے جہاں پر انگریز عورتیں بھی موجود تھی اور پولیس کو اطلاع دی گئی پولیس آ گئی اور آپ کو کنٹونمنٹ مجسٹریٹ اور ضلع مجسٹریٹ کے حکم سے ۲۶ اگست ۱۸۹۲ء میں پاگل خانہ میں داخل کر دیا گیا۔ اس طرح باباؒ کا مقصد پورا ہوا۔ آپ پھر سے ریاضت الٰہی میں مشغول ہو گئے قدرت یہ چاہتی تھی باباؒ کے ذریعہ اپنے تجلیات کا ظہور کیا جائے۔ جس سے انسانیت کا وقار بلند سمجھ میں آسکے جب کہ ہندوستان مادیت کا شکار بن کر روحانیت سے دور ہو چکا تھا۔ ایسے عالم میں باباؒ کو کمرہ میں جب کہ بند کر دیا گیا ظاہر نظروں نے دیوانہ جانا مگر آپ جہاں چاہتے وہاں نظر آنے لگے۔ کبھی کامٹی تو کبھی ناگپور میں موجود ہوتے انہی دنوں میں پاگل خانہ کے مہتمم جناب ڈاکٹر عبدالمجید صاحب تھے۔ باباؒ کے حالات دیکھ کر ڈاکٹر صاحب آپ کے عقیدت مند ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحب ایک دن پریشان تھے وجہ یہ تھی کہ ایک پاگل، پاگل خانہ سے فرار ہو چکا تھا باوجود تلاش کے نہیں ملا تھا۔ ڈاکٹر فکر مند تھے کہ آخر کیا کیا جائے اتنے میں بابا صاحب قبلہؒ خود تشریف لائے اور فرمانے لگے کیوں گھبراتا ہے۔ صبح آجائیگا یہ بھاگا ہوا پاگل واقعی صبح کو واپس آ گیا اس پاگل سے دریافت کیا گیا کہ کہاں گیا تھا۔ پاگل نے باہوش لوگوں کی طرح جواب دیا

کہ میں گھر جا رہا تھا لیکن بھائی تاج الدینؒ مجھے راستے میں ملے اور مجھے مار مار کر واپس پاگل خانہ کے دروازے پر لا کر کھڑا کر دے اور خود اندر چلے گئے۔ پاگل خانے کے چپراسیوں نے مجھے پکڑ کے اندر لے آئے تمام پاگل خانے کے محکمہ کے لوگ اس کرامت سے متاثر ہو گئے۔

تصور پاگل کا خیال ختم ہو چکا ایک آپکی بزرگی کا سکہ قائم ہو چکا۔

کسے معلوم تھی پہلے سے خرد کی قیمت
عالم ہوش پر احسان ہے دیوانہ کا

باباحضورؒ اپنے مقامات اور مجاہدات مکمل کر لئے جو کے ظاہری طور پر بھی کرنی تھی ورنہ آپ روز ازل ہی سے تاجِ ولایت کے مالک بن چکے تھے۔

جملہ روحیں رقصِ زن تھیں جب درِ معبود پر
تاج فرق اولیاء کو تاج شاہانہ ملا

(سرور شاہ تاجیؔ)

باباؒ کے ولی اللہ ہونے کی اتنی شہرت پھیلی کے لوگ دُنیا کے ہر کونے سے کثیر تعداد میں آنے لگے چنانچہ آنے والوں کے لیے پاگل خانے میں فیس تک مقرر کر دی گئی لیکن مجمع کم نہ ہوا کیوں حسب منشا فائدہ پاتے تھے۔ آپ کے معتقدین میں ہندو، مسلم، سکھ، پارسی اور دیگر اقوام کے لوگ ہمہ وقت پاگل خانے کے دروازے پر ملاقات کی خاطر آیا کرتے تھے۔ انہی لوگوں میں شہر

ناگپور کا خاندانی راجہ باباؒ کے نورِ جمال کا گرویدہ ہو گیا۔ اللہ نے اسباب پیدا فرمائے محترم رگھوجی راؤ بھونسلے نے حضور کو اپنے شاہی محل میں شاہی اعزاز سے لائے آمد تاج الاولیاء کے جلوؤں سے راجہ کا محل جگمگانے لگا بمقام شکر درا میں لوگوں کو باباؒ سے ملاقات کی عام اجازت ہوگئی۔ ایک منتظم مانہ طور پر بلا مذہب و ملت لوگ فیضیاب ہو رہے تھے۔ بابا صاحبؒ اٹھارہ سال پاگل خانے میں رہ کر راجہ کے محل میں تشریف لائے تو ہزاروں کا مجمع ہمراہ رہنے لگا۔ باباؒ کی خدمت کے واسطے خدام حضرات مقرر کیے گئے۔ تاج قلمی میں لکھا ہے کہ پاگل خانہ سے باباؒ نکل کر چھ ماہ بعد شکر درا سے واکی تشریف لے گئے کیونکہ خود حضور نے اپنے خادم سے فرمایا تھا "ہم چھ ماہ بعد تیرے گاؤں آئیں گے" خادم دین محمد کا کہنا ہے کہ ٹھیک چھ ماہ بعد واکی آئے حضرت سید حسام الدین اور مفتی سید یوسف شاہ تاجی نے بھی اپنی کتابوں میں باباؒ کی آمد پہلے شکر درا پھر واکی لکھا ہے۔ مثنوی اسرار تاج کا شعر ہے۔

اٹھارہ سال رہ کر آپ پھر شکر دارہ آئے
وہ اس خلوت سرائے جانب جلوت سرا آئے

پھر آگے لکھتے ہیں۔

ہوئی شکر دراہ سوئے واکی جلوہ فرمائی
لگا دربار جنگل میں عجب قدرت نظر آئی

واکی شریف میں جناب کاشی ناتھ پٹیل نے باباؒ کی خدمت کا شرف حاصل کیا اور حضور کو بھی صحرا سے واکی پسند آیا کیونکہ واکی گھنا جنگل تھا جہاں پر دُنیاوی لغویات وغیرہ کچھ نہ تھے صرف اللہ اللہ کرنا اور کرانا منظور ہوا۔ اور منشائے باباؒ کے مطابق ایسا ہی ہوا۔ واکی شریف وہ پاکیزہ جگہ ہے یہاں پر باباؒ نے کئی حضرات کو چلہ کشی کروا کے منزل ولایت تک پہنچادیا جس میں حضور سیدنا مریم امان کی ذاتِ پاک قابل ذکر ہے واکی میں آپکی ریاضت کی جگہ آج بھی زیارت گاہ عام ہے۔ واکی دراصل ایک چھوٹا سا گاؤں ہے (کھیڑا) جس میں محترم کاشی ناتھ پٹیل کا گھر ہے اسی گھر میں حضورر نے قیام فرمانے کی وجہ سے آج بھی وہ جگہ محفوظ ہے اور بابا کا زیادہ قیام واکی کے جنگلات میں ہوا کرتا بابا صاحبؒ نے اللہ کے بندوں کو فیض پہنچانے کی خاطر یہ چند مقامات قائم فرمائے ہیں جو کہ آج تک باقی ہیں اور فیضان بھی جاری ہے (شفاخانہ) بابا صاحب واکی کے جنگل میں اکثر ایک املی کے درخت کے نیچے بیٹھا کرتے تھے یہ مقام باباؒ کا مرکزی مقام مانا جاتا ہے۔ یہ زمین پٹیل صاحب کی ہے آج تو کافی بڑا دربار بنا ہوا ہے۔ ہر سال انگریزی تاریخ ۴ر مارچ کو صندل و عرس وغیرہ منایا جاتا ہے۔

اس کی ابتداء تاج آباد شریف کے قدیم بزرگوں نے کی ہے۔ جس میں خدام حضرات کا زیادہ حصہ رہا ہے اس مرکزی چھلہ گاہ سے تقریباً دو

فرالانگ دور بابا صاحبؒ کھڑے ہو کر ارشاد فرمائے "یہ ہمارا شفاخانہ ہے"
آپ لاعلاج مریضوں کو حکم دیتے۔ ہمارے شفاخانے میں داخل ہوتے اور
اچھے ہو جاتے۔ اس قول کی روشنی میں لوگ عقیدت سے آکر آج بھی فیضیاب
ہوتے ہیں تاقیامت ہوتے رہیں گے۔ مدرسہ پر ایک مقام ہے اسکو حضور نے
فرمایا کہ یہ ہمارا مدرسہ ہے اس جگہ پر آپ کند ذہن طلباء کو بیٹھا کر پڑھنے کا حکم
دیتے۔ عدالت مدرسہ سے تھوڑی ہی دور کے فاصلے پر ہے سرکارؒ نے فرمایا یہ
ہماری عدالت ہے۔ مقدمات سے پریشان حال حضرات آکر دوخواست
کرتے ہیں اور جائز کامیابی پاتے ہیں۔

مسجد : یہ تمام مقامات شفاخانہ مدرسہ عدالت وغیرہ تو کافی
دور دور ہیں۔ لیکن حضور نے جگہ مسجد کو مسجد قرار دیا وہ مقام آپکے مرکزی چھلہ گاہ
سے بہت قریب ہے۔ افسوس کہ مسجد صرف ایام عرس میں ہی عارضی طور پر بنائی
جاتی ہے اسکا کوئی مستقل نشان کہیں نہیں ہے۔ جب حضور اپنی حیات پاک
میں لوگوں کو جن کی دُعائیں جلد قبول نہیں ہوتی ان کو نماز پڑھ کر دُعا کرنے کا حکم
فرماتے تو فوراً دُعا قبول ہو جاتی۔ دربا کے پاس کسی بھی صاف جگہ پر نماز پڑھ کر
دُعا کرنے سے آج بھی جلد دُعا مقبول ہو جاتی ہے۔

پریڈ گرانونڈ : ان مقامات کے علاوہ ایک پریڈ گراؤنڈ بھی
سرکار نے بنایا تھا جہاں سے آپنے دیگر ممالک کی جنگوں کے موقع پر کمان کی
ہے۔ جس کی تفصیل بڑی کتاب میں آئے گی۔

واکی شریف کے متعلق یہ بات لکھنا ضروری جانتا ہوں، یہاں پر عقیدت مندوں کو احتیاط کے ساتھ زیارت کرنے کی ضرورت ہے۔

باباصاحبؒ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارا طریقہ چشتیہ ہے۔ حضور کبھی کسی کو خلاف شرع کام کی اجازت نہیں دیئے ہیں۔ بلکہ خلاف شرع کرنے سے ناراض ہوتے ہیں۔ حضورؒ کی ساری حیات ووفات شریعت کا مثالی نمونہ ہے۔ لہٰذا چاہنے والوں کو بھی یہ ہی چاہیے کہ واکی میں جہاں کہیں ہندو دیوی دیوتاؤں کی تصاویر ہیں اس کو نہیں چومنا چاہیے صرف بابا کے قدموں کی نسبت واکی قابل زیارت ہے۔ زائرین میں سے جو لوگ واکی جانا چاہیں بہتر ہے کہ تاج آباد شریف کے خدام حضرات کے ہمراہ جائیں یا پہلے بطور رہبری کے مشورہ کرلیں کہ کونسا مقام باباؒ کی بیٹھک کے جتنا وقت ملے عبادت میں گذارنا ضروری ہے۔ بلکہ کسی بھی ضروری وظیفہ وغیرہ کا آغاز کیا جائے۔ کسی کاروبار وغیرہ کے بارے میں استخارہ کرکے کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔ عقیدت مندانِ باباؒ کے حق میں واکی مقام عبادت وریاضت ہے۔

حلیہ مبارک، واقعات، تعلیمات، اخلاق بلند و کرامات

حضرت بابا صاحبؒ اکثر صبح کے وقت جنگلات کی طرف چلے جاتے تھے۔ آپکے ساتھ عقیدت مندوں کا مجمع ہوتا جس میں بچے، جوان، بوڑھے، ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی وغیرہ سب ہی لوگ ہوتے چھوٹی چھوٹی دوکان چائے پان بیچنے والے بھی ساتھ ساتھ ہوتے قوال حضرات آگے آگے کلام سناتے محفل سماع بابا صاحبؒ بہت شوق سے سنتے شکر درا میں واکی میں میلاد شریف کی محفل بھی ہوا کرتی بابا صاحبؒ محل سے باہر تشریف لاتے تو آوازیں بلند ہوتیں باباؒ آرہے ہیں۔ سرکارؒ آرہے ہیں، تمام لوگ آوازیں سن کر خاموش با ادب کھڑے ہو جاتے کئی عقیدت مند حضور کے گلے میں پھولوں کا ہار پہناتے اور کوئی اپنا مدعا بیان کرتا۔ بابا صاحبؒ چلتے تو ایسا معلوم ہوتا جیسا کوئی چلتا پھرتا ہوا بازار ہے بابا صاحبؒ جہاں جی میں آیا بیٹھ جاتے تو سارا ہجوم بیٹھ جاتا۔ آپ چلتے تو سارا ہجوم چلتا۔ یوں تو باباؒ کے کئی خادم تھے ان میں حسن خان نامی ہمیشہ ہاتھ میں چھتری اور بغل میں مصلا لئے ہمراہ رہا کرتے، باباؒ کو چھتری سے سایہ دینا وقت پہ مصلا بچھا کر نماز پڑھنا اِن کا مقصد تھا۔ راجہ رگھوجی کا جہاں محل ہے شکر درا شریف میں باباؒ کے پاس آکر رہنے والوں کے لئے جھونپڑے بنائے گئے تھے اور کئی لوگ تو سب کچھ اپنا گھر بار جاگیریں وغیرہ چھوڑ کر ناگپور آگئے باباؒ کے سچے غلام بن چکے تھے ان حضرات کی بہت سی اولادیں آج بھی

تاج آباد شریف میں موجود ہیں۔ بابا صاحبؒ کے پاس صرف دنیا دار حضرات ہی نہیں بھے بلکہ راہِ حق کے تلاش کرنے والے بڑے بڑے علماء کرام بھی آکر منزل پاتے۔ اسطرح دنیا دار دنیا اور دیندار دین پاتے چنانچہ آپکی حیات میں ایک مرتبہ ماموں حضرت عبدالرحمٰن صاحب نے فرمایا کہ اگر اجازت ہو تو کاتب کو بیٹھادوں یہ سن کر باباؒ نے فرمایا کے کاغذ قلم کہاں سے لائیں گے۔ قارئیں اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ کس قدر زیادہ واقعات گذر گئے ہو گے۔ (تاج الاولیاء)

حلیہ مبارک : آپ سر کے بال صاف کروایا کرتے جس سے سر پر بال نہ بڑھتے، شروع میں سر پر بال برابر تھے، چہرہ مبارک رعب دار تھا کہ کوئی نظر ملا کر دیکھ نہیں سکتا تھا، چنانچہ آپکے فیض یافتہ بزرگ حضرت سید محمد زین العابدین باباؒ فرماتے ہیں۔ بزبان جناب نواب جانی صاحب اور قاسم علی پہلوان ایک سادھو شکر درا میں آیا اور بات کرنا چاہتا تھا بڑے ہی کر وفر کے انداز میں تھا۔ بابا صاحبؒ خاموش آنکھ بند کئے بیٹھے تھے۔ جب آپ نے آنکھیں کھولیں جو اس سادھو سے نظر ملانا ہی تھا کہ سادھو اپنے جسم کے تمام کپڑے پھاڑ کر جنگل کی طرف روانہ ہو گیا۔ جو کوئی آپ کو ایک بار دیکھتا تو تاحیات اپنی خوش قسمتی پہ ناز کرتا اور نہ ہی آپکا انداز بھول سکتا چنانچہ آپ کے عاشق بے مثال صوفی کامل حضرت سیدنا سرور شاہ الحسنی والحسینی فرماتے ہیں۔

دیکھا جسے شہید کیا ایک وار میں
تیری نظر میں بھی کوئی پوشیدہ تیر ہے

نگاہِ باباؒ سے ایک دو نہیں بلکہ ہزاروں، لاکھوں پروانے گھائل ہو گئے۔ آپکا رنگ گندمی سیاہی مائل تھا۔ قدِ مبارک درمیانہ، گردن صراحی دار، پیشانی فراخ حالت جلال و جمال یکستان خوش مزاج، بات چیت میں نہایت سادگی آپکی نشست اکثر طغریٰ محمدی کی طرح ہوتی۔ یعنی آپ ایسا بیٹھا کرتے جس طرح لفظ محمد لکھا ہے اور کیوں نہ ہو بابا تاج الدینؒ اسی دریائے محمدی کی ایک نورانی نہر کا نام ہے۔ آپکے ہاتھ عام لوگوں کے ہاتھوں سے کافی لامبے اور نور کے ٹکڑے تھے۔ قدمِ مبارک منزلِ مقصود کا نشان تھے۔ آپ برہنہ پا ہی رہا کرتے جب چلتے تو نہ کانٹا چبتا اور ہی ٹھوکر لگتی اور نہ ہی گرد و غبار سے پیر خراب ہوتے لباس فوجی، ملازمت تک آپ نے پینٹ شرٹ پہنا پھر جب عالم جذب طاری ہوا تو تا وصال لنگی اور جبہ پہنا کرتے تھے۔ آپکو ہر قوم اور ہر فرقے کے لوگ آکر کپڑے پہنایا کرتے تھے۔ جس میں قیمتی سے قیمتی لباس بھی ہوا کرتے تھے بابا صاحبؒ اپنے چاہنے والو میں تقسیم فرماتے چنانچہ آج بھی باباؒ کے جُھبے کئی لوگوں کے پاس تبرکاً محفوظ ہیں۔ بابا صاحبؒ چلتے تو آپ کا سر اقدسؒ سب سے بلند نظر آتا جو آپ کی سرداری کا نشان ہے۔

یہ سادات حسینی ہر جگہ سالارِ اُمت ہیں
ہے انکا ہاتھ میں دامن تو ہم اہل کرامت ہیں

☆☆☆☆☆☆☆

شہنشاہِ ہفت اقلیم کے اخلاقِ بلند اور تعلیمات

باباصاحب قبلہ انتہائی درجہ کے رحم دل غریب پرور، مہربان تھے ہر انسان سے ہمدردی اور اس کی ضرورت کو پورا کرنا آپ کی عادت تھی آپ کے دربار سے کوئی سائل کبھی خالی نہیں جاتا تھا۔ آپ کبھی کسی کی دل آزاری نہیں فرماتے تھے۔ رحمت اللعالمین ﷺ کے چشم و چراغ تھے۔ وہی عکس جمال کا آپ آئینہ کمالات ہیں۔ آپ مخلوقِ خدا کی بھلائی کے لئے بڑی سے بڑی تکلیفیں برداشت کیں، کبھی ایسا بھی ہوا کہ آپ کو کوئی برا کہتا، آپ کے خادم کہتے باباؒ اس کے حق میں بددعا کرو وہ آپ کو برا کہتا ہے۔ آپ فرماتے "نکو حضرت، ہمارا دربار دُعا کا ہے۔" قارئین کرام یہ اولیاءِ کرام کا اخلاقِ بلند ہے۔ وہ برا کہنے والوں کو بھی بددعا نہیں فرماتے۔ لیکن ایسے لوگوں کے بارے میں (اللہ پاک اعلان جنگ فرماتا ہے جو اولیاء کرام کو برا کہتے ہیں) (الحدیث)۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ برا کہنے والوں کا ایمان ختم ہوتا ہے۔ کیونکہ جنگ صرف دشمنوں سے ہی کی جاتی ہے۔ لہٰذا ایسے الفاظ سے خود کو بچانا اور ایسے ولوگوں سے بھی بچنا ضروری ہے۔ جو بزرگانِ دین کی بے ادبی کرتے ہیں۔ اللہ پاک تمام انسانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین!

شکردارا شریف میں بے شمار افراد آیا جایا کرتے اور کوئی ہمیشہ کیلئے رک جاتا تو کوئی مقصد پورا کر کے چلا جاتا ان عقیدت مندان کے ساتھ باباؒ کے اخلاقِ بلند کا وہ اثر پڑتا کہ تمام عمر بھول نہیں پاتے۔ چنانچہ ایک لڑکا ہاتھ پیر سے

معذور تھا بلکہ زبان سے بولنا بھی نہیں آتا تھا اس کے ماں باپ علاج کروا کر تھک چکے تھے آخر کار شکر دراہ لیکر آئے اور چھوڑ کر چلے گئے، کچھ دیر بعد بابا صاحب قبلہ محل سے باہر آئے تو دیکھا کہ لڑکا پڑا ہوا ہے۔ باباؒ نے کھانا طلب فرمایا تو حضرت سیدنا مولانا عبدالکریم شاہ تاجیؒ نے فوراً کھانا پیش کیا تو سرکارؒ نے اپنے ہاتھ سے خود کھانا اُس لڑکے کو ایک ایک لقمہ لیکر آدھے گھنٹہ تک کھلاتے رہے، پھر پانی پلایا اور حکم فرمایا کہ اس معذور کے پاس ایک خادم کو مقرر کیا اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ دربار شریف میں آنے والا ہر آدمی اس معذور لڑکے کی خدمت کرتا ساتھ میں اس کے خادم کی بھی جب تک وہ لڑکا زندہ رہا کبھی بھوکا نہ رہا۔

ایک صاحب مفلسی کی وجہ سے حاضر دربار ہوئے اور ایک درخت کے نیچے قیام کیا رات کو جب کھانا پیش کیا تو ارشاد ہوا کہ پہلے ہمارے مہمان کو کھلاؤ جو درخت کے نیچے بیٹھا ہے۔ خدام جب کھانا لیکر پہنچے تو معلوم ہوا کہ یہ آدمی دو روز سے بھوکا ہے۔ بابا صاحبؒ پاٹن ساونگی (گاؤں) میں گلیوں میں سے گذر رہے تھے ہزاروں کا مجمع ساتھ تھا۔ آپ ایک ٹوٹے ہوئے مکان میں داخل ہوئے اس مکان میں ایک بوڑھا اور بوڑھی ضعیف اور کمزور تھے۔ چکی چلانا دشوار تھا، جوار پیس رہے تھے۔ بابا صاحبؒ نے اِن دونوں کو ہٹایا اور خود ہی پوری جوار ان دونوں کو پیس کر آٹا جمع کر کے دیئے اور روانہ ہوئے۔ مفلسوں، ناداروں، غریبوں، مریضوں، اپاہجوں کی خدمت میں آپ شہنشاہ

وقت ہو کر مصروف رہا کرتے۔ مگر اسے آ کے باوجود آپ کی توجہ کس کس پر کس طرح کام کرتی اس کا اندازہ اِس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے۔

حضرت بابا صاحب قبلہؒ ایک روز ڈگوری پہنچے یہاں آپکے ایک خادم عبداللہ دکنی رہتے تھے۔ ان کا یہ معمول تھا کہ باباؒ کے ساتھ جو لوگ رہتے ان کو پانی پلایا کرتے۔ چنانچہ ایک دن باباؒ کے ہمراہ لوگوں کی خدمت میں پانی پیش کیا ہمراہی پانی پی لیئے، باباؒ نے فرمایا "ہم پانی نہیں پیتے پہلے گھوڑے کو پلا کر آؤ پھر پیوں گا" یہ حکم ملتے ہی حضرت عبداللہ دکنی گھوڑے کی تلاش میں نکلے ایک فرلانگ دور گھوڑا نظر آیا اُنھوں نے گھوڑے کو پانی پلایا نہ جانے وہ کب سے پیاسا تھا ۵ مٹکے پانی پیا۔ اس واقعہ سے اخلاقِ بلند کی تعلیم ملنے کے ساتھ ساتھ مظہر رحمت عالم کا بھی ثبوت ملتا ہے۔ اس طرح آپ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جانوروں پر رحم فرمایا کرتے تھے۔ قارئین کرام یہ مقام احساس ہے جو ولی زمانہ ایک جونور کی پیاس کو برداشت نہ کر سکا تو پھر اگر آپکے ماننے والے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی خلاف ورزی کریں تو کیسے برداشت کرینگے۔ باباؒ کے نیک اور بلند اخلاق کی اس سے بڑھکر دلیل کیا ہوگی کہ آپ صاحب ولایت، مظہرِ ذات و صفات، نائب نبوت ہو کر پاگل خانہ جیسے مقام کو اپنی قیام گاہ بنا کر بلا مذہب و ملت ساری انسانیت کو درس محبت دیکر فیضیاب کیے۔ پھر جب پاگل خانہ سے

تشریف لائے تو بجائے کسی آپسی رشتہ داری کے پاس جائیے کہ ایک غیر مسلم راجہ کے پاس تشریف لے گئے جب واکی شریف گئے تو وہاں بھی ایک غیر مسلم کو موقع خدمت دیا جسکا مقصد ہے کہ دینا کو یہ بتایا جائے کہ اسلام اس بلند اخلاق کی پاکیزگی کا نام ہے، جو اپنوں کے علاوہ غیروں کے پاس بھی جا کر دل جیت کر اپنی حقیقت اور لذت سے آشنا کرواتا ہے۔ جو تعصب مذہب کے نام پر بڑھے اُسکو ختم کرتا ہے۔ ہندوستان کا زوال ہندو، مسلمان کے آپسی اختلاف سے ہے اور عروج آپسی اتفاق سے اسی حقیقیت کی دعوت باباصاحبؒ نے جس انداز میں دی ہے اُسکی کوئی مثال ملنا مشکل ہے۔ باباؒ نے راجہ کے پاس محترم کاشی ناتھ پٹیل کے پاس کے قیام سے یہ درس دیا وطن کی محبت وطن میں رہنے والوں کے حق میں ضروری ہے مسلمانوں کو ہندوں سے نفرت نہیں کرنا چاہئے، بلکہ یہ کوشش کرنا ضروری ہے پہلے اپنے مذہب کے اصولوں کا سخت پابند بن کر پھر پیغامِ توحید و رسالت اخلاق کے آئینہ میں پیش کیا جائے۔

تعلیمات : جس طرح سرکارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم ساری انسانیت کو درس دینے سے پہلے خود عمل فرماتے اُسی طرح خاندانِ رسالت کے ایک خوشگوار پھول ہونے کے سبب حضرت باباصاحبؒ بھی اپنے نانا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل پیرا تھے۔ باباصاحبؒ کی زندگی چلتی پھرتی ہوئی ایک مکمل علم و عمل کی کتابِ حقیقت ہے۔ جس طرح آپ زندہ ہیں اُسی طرح آپ کی

تعلیمات بھی زندہ ہی ہیں۔ ہم تمام دُنیادار انسانوں کو چاہیے کہ اپنے مردہ دلوں کو زندہ کرنے کیلئے باباؒ کی زندہ تعلیمات پر عمل کر کے دین و دُنیا کی کامیابی حاصل کریں۔ انوارِ تاج الاولیاء تو پہلے ہی سے خود بہ خود پھیلے ہوئے ہیں اور پھیلتے ہی جائیں گے۔ لیکن ہم کو ضرورت ہے آپکے تعلیمات پر عمل کر کے اخلاقِ تاج الاولیاء پھیلائیں تا کہ ہمارا حشر باباؒ کے سچے چاہنے والوں کے ساتھ ہو سکے فی زمانہ اکثر یہ دیکھا جا رہا ہے لوگ بزرگانِ دین کو تو چاہنے کا دعویٰ کرتے ہیں اور مزارات پر بھی جاتے ہیں۔ لیکن اِن کی تعلیمات پر عمل نہیں کرتے ایسا چاہنا بے مقصد ہے۔ اسلئے کے ہر بزرگ کی زندگی کا مقصد ایک عظیم حقیقت یعنی کے سچائی سے بھرا ہوا کرتا ہے۔ کسی کا معرفتِ حق تو کسی کا تبلیغِ دین کسی کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو کسی کا اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اِن تمام باتوں کا مقصد اللہ کو پانا ہے۔ لہٰذا مسلمانِ اہلِ سنت کو چاہئے کہ بزرگوں کو ماننے کے ساتھ ساتھ اِن کی لازوال تعلیمات پر عمل بھی کریں۔

دراصل بابا صاحبؒ کی تعلیمات میں دُنیاوی اور دینی مشکلات کا حل ہے۔ باباؒ کی تعلیمات پر ہی لکھا جائے تو کئی کتابیں بھر جائیں گی پھر بھی مکمل نہ ہونگی۔ عقیدت مندوں کی ضروت اور سہولت کی خاطر صرف چند ضروری تعلیمات پیش ہیں۔ ویسے اوپر بھی تعلیمات سے متعلق اہم باتیں پیش کی جا چکی ہیں۔ تا کہ جذبہ عمل احساس و تقویت ایمان پیدا ہو۔ آمین!

حوضِ کوثر پہ رہے قطرہ نہ پی کر دیکھا
عمر بھر نفسِ شرر بار کا چکر دیکھا
ہم نے کیا خاک درِ بابا پہ رہ کر دیکھا
دیکھنے والوں نے دیکھی ہے ادا بابا کی

(سرور شاہ تاجیؔ)

ایک روز بارش ہورہی تھی باباصاحبؒ جنگل کی طرف جارہے تھے حسبِ معمول عقیدت مندوں کا ہجوم ساتھ تھا آگے آگے قوال حضرات یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

آدمی پہلے محبت میں بگڑے تو بنے
جب ملے خاک میں دانہ تو شگوفہ نکلے

باباؒ یہ شعر سن کر رک گئے اور فرمانے لگے "ہو جی حضرت جیسے ہم بگڑے" باباؒ کے اس جملے میں خود آپ کی سوانحِ حیات کا نقشہ موجود ہے۔ باباؒ نے اللہ کی خاطر ہر چیز ترک کر کے مکمل طور پر رجوع حق تعالیٰ ہو گئے تو دُنیا کی مادّی نظروں نے دیکھا کہ آپ بگڑ گئے۔ لیکن باباؒ کا مقام اللہ کے پاس کیا تھا یہ اللہ جانے۔ منزلِ ولایت کی سختیاں برداشت کر کے آپ نے اپنی ولایت کا اظہار کیا تو ساری دُنیا قدموں میں آ گئی۔ اس طرح باباؒ نے اپنے ہر چاہنے والے کو محبت میں بگڑ کر بننے کا راز عملی طور پر دیکھایا کہ دُنیا میں لاکھ پریشانیاں

کیوں نہ آئیں ہرگز دامنِ صبر کو نہ چھوڑنا۔ اللہ کی رضا پر ہر حال میں راضی رہنا تاج الاؤلیاء کی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا ثبوت ہے۔ بس اسی دائیرے میں زندگی بسر ہونا ضروری ہے۔ ایک رات میں بابا صاحبؒ بہت بڑے درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے۔ درخت کی جڑیں کافی بڑی تھیں جو کہ زمین تک لگی تھیں بابا صاحبؒ اِن جڑوں پر ہاتھ سے تھاپ دے کر انتہائی سوز بھرے لہجہ میں یہ فرما رہے تھے "جگ دودن کی باجریارے سوچ سمجھ کر سودا کر لے" رات میں تاریکی پھر تنہائی باباؒ کا اِن جملوں کو تکرار کرنا سارے حاضریں پر کیفیت طاری ہوگئی۔ راوی کا بیان ہے کہ باباؒ کی آواز میں نا قابلِ بیان سوز تھا اور ہو بھی کیوں نہ جب کہ بابا مکمل شانِ بندگی کا معیار بن چکے تھے۔ جس کے ہر کام میں اللہ کی شان و حکمت شامل تھی۔ ان مصرعوں کا مطلب یہ ہے کہ (دودن کی دُنیا میں سوچ سمجھ کر سودا کر لینا ضروری ہے) کیونکہ۔

یہ دُنیا نہیں دل لگانے کی جا ہے
یہ تماشہ نہیں ہے، یہ عبرت کی جا ہے

(سرور شاہ تاجی)

یہ دُنیا بھی تو مومن کیلئے ایک قید خان ہے
یہ ہے قولِ محمد ﷺ جس کا ہر دل میں ٹھکانہ ہے

(سید یوسف اقبال تاجی)

بس اسی طرح طالبانِ حق کیلئے باباؒ کی تعلیم ہے کہ دو دن کی دُنیا کے بازار میں بجائے آخرت خراب کرنے کے دین میں آباد ہو جائیں۔ اللہ پاک نے جو عقلِ سلیم عطا فرمائی ہے اس عقل سے اللہ کے کرم کا متلاشی بن کر معرفت حق حاصل کریں اور نفس کی تمام برائیوں سے پاک وصاف ہو کر سچا سوداگر بن کر امانتِ ایمان کے ساتھ اللہ کے حضور حاضر ہو اس طرح حیات لافانی کی خوشیاں حاصل کریں۔

مندرجہ ذیل اشعار بابا صاحبؒ قبلہ پڑھا کرتے تھے۔

بلغ العلا بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ

حسنت جمیع خصالہٖ صلو علیہ و الہٖ

اس مختصر کتاب میں تعلیمات کے بعد چند اقوال بھی باباؒ کے پیش کئے جاتے ہیں جو اشعار بابا صاحبؒ اپنی زبان سے پڑھے معتقدین اس کو پڑھ کر بابا صاحبؒ کی توجہ اپنی طرف راغب کرا سکتے ہیں۔ اسلئے کہ جو چیزیں باباؒ کو حیات میں پسند تھیں، آج بھی آپ باحیات ہیں اور وہ ہی چیزیں پسند کرتے ہیں۔

لہٰذا چند اردو اشعار بھی دیے جاتے ہیں جس کو حضورؒ خود پڑھتے تھے۔

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو

جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیے ہیں

سرائے دُنیا ہے کوچ جا ہر ایک کو خوف دم بہ دم ہے
نسیم جاگو، کمر کو باندھو اُٹھاؤ بستر کہ رات کم ہے

☆☆☆☆

اللہ کی زبان جو تھی محمد ﷺ کی زبان تھی
جو قولِ محمد ﷺ کا تھا وہی قولِ خدا تھ

اقوالِ باباصاحب قبلہؒ

۱) میں زہرا کا لال ہوں، بقول سرور بابا از نور پہلوان سروری تاجی

۲) میں چراغ دین ہوں، میں امام حسن عسکریؓ کا پوتا ہوں۔(علامہ یوسف شاہ تاجی)

۳) تاج محی الدین تاج معین الدین شہنشاہِ ہفت اقلیم ہوں۔

۴) ہمارے مرشد ناناجان ﷺ ہیں۔یہی بات داؤدکیؒ کے بارے میں بھی فرمائی ہے۔

۵) حضرت علیؓ نے دوآلو کھلائے جب سے ہم ایسے ہوگئے۔

۶) کلُ نفس ذائقۃُ اسلام (اسلام کا مزہ ہر بشر کو چکھاؤنگا)۔

۷) تاج الدینؒ جسے دے اُسے کوئی واپس نہیں لے سکتا۔

۸) تاج الدینؒ کے پاس صابن بہت ہے۔

۹) جس نے ہم کو دیکھا وہ ہمارا ہو گیا۔

(۱۰) جدھر دیکھتا ہوں لاکھوں کوس دیکھتا ہوں۔

(۱۱) خوب کماتے خوب کھاتے، خوب کھلاتے، اللہ خوب دیتا۔
مٹی کھاتے، مٹی میں رہتے، اللہ اللہ کرتے۔

(۱۲) موت اچھی چیز ہے اس سے نہیں ڈرنا چاہیے۔

(۱۳) ہمارے بچے کو بری نظر سے دیکھنے والے کی ہم آنکھیں نکال لیتے ہیں۔

(۱۴) میں نو(۹) لاکھ نو ہزار نو سو ننانوے ولی بناؤنگا۔

(بقول غلام نبی پہلوان، بہ زبان حاجی محسن صاحب)

(۱۵) منصور بچہ تھا مٹھی کھول دیا، یہ مٹھی تاج الدین کی ہے۔ قیامت تک نہیں کھولے گی۔ (بقول حضرت یوسف شاہ تاجی بہ زبان نواب جانی قوال درباری چوکی)

(۱۶) ہمارا سلسلہ طریق چشتیہ ہے۔

(۱۷) تاج الدینؒ کی دُعا دفترِ قیامت تک کھلا رہیگا۔

☆☆☆☆☆

حضرت باباصاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال

باباصاحبؒ کے ہمراہ لوگوں کا ہجوم ہمیشہ رہتا ہی تھا۔ آپ نے اپنے چاہنے والوں کو اپنے وِصال کی خبر ۲ ماہ پہلے ہی دے چکے تھے۔ اللہ پاک اپنے نبیوں کو اور ولیوں کو علم غیب بھی عطا فرماتا ہے۔ جس سے یہ لوگ تمام حالات جان لیتے ہیں۔ ایک دن باباصاحبؒ شکردرا سے نکل کر اس مقام پر تشریف لائے جس کو آج تاج آباد کہا جاتا ہے۔ باباصاحبؒ ایک مقام پر جھنڈا گاڑ کر فرمائے یہ تاج الدینؒ کا جھنڈا ہے۔ قیامت تک رہیگا اور یہ بھی فرمائے یہ مٹی بہت اچھی ہے یہاں ہمارا بنگلہ بناوو غیرہ وغیرہ تاج آباد کا نام کسی اور نے نہیں رکھا خود سرکار ہی نے فرمایا یہ تاج آباد ہے۔ (بحوالہ تاج الاولیاء)

لہٰذا یہ محلہ تاج آباد ہوا راجہ صاحب کے محل میں ہمیشہ سرکار کے ساتھ ہزاروں کا ہجوم رہتا تھا۔ آپکو ساز پر کلام سنایا کرتے اپنے بزرگوں سے سن کر جناب نواب جانی صاحب و حاجی محسن صاحب، جناب شہاب الدین صاحب اور دیگر حضرات بیان کرتے ہیں۔ حضرت باباصاحبؒ یکم محرم تا ۱۳ محرم تک ساز پر قوالی نہیں سنتے صرف مجلس مرثیہ منعقد ہوتی۔ چنانچہ خود حضور بھی مرثیہ کا ایک شعر درد بھرے انداز میں پیش کرتے تھے۔

،اللہ خوب دیتا۔

ہم آنکھیں نکال لیتے ہیں۔

کی ہے۔ قیامت تک نہیں

اب جانی قوال درباری چوکی)

کس شیر کی آمد ہے رن کانپ رہا ہے
رن ایک طرف چرخہ کہن کانپ رہا ہے

سرکار کی حیات کا یہ نظام خدام حضرات آج بھی برقرار رکھے ہیں۔
ا محرم تا ۱۲ محرم تک ساز نہیں بجایا جاتا دن میں مرثیہ خوانی بعد نمازِ عشاء مجلس شہادت ہر روز منعقد ہوتی ہے۔ جس میں حاجی بایزید خان (شاہی امام مسجد تاج آباد شریف) اور جناب شیخ رحیم خان بابو بھائی میلاد خواں حضرات حصہ لیتے ہیں۔

مراسم انجام دیتے ہیں خدا کرے اور بھی معاملات میں نظام کو درست اخلاص دلی کے ساتھ اسی طرح انجام دینے کی توفیق ملے۔ آمین!

۱۰ محرم کو حضور کربلا (ناگپور میں ایک مقام کا نام ہے) تشریف لے جایا کرتے تھے، ہمراہ ہزاروں کا ہجوم ہوتا خاص طور پر مریدیں، خادمیں، معتقدیں ہمراہ ہوتے آزو بازو باباؒ کے دو علم بردار ہوتے۔ یہ انتہائی نورانی جلوس شکردرا سے نکل چکا تھا، راستے میں باباؒ نے وزیر نامی علم بردار سے اپنے ہاتھ میں علم لیکر باآوازِ بلند فرمانے لگے "امام دین سلطانِ مدینہ": شاہوں کے سردار حسینؓ چاروں طرف یا حسینؓ کے نعرے بلند ہو رہے تھے۔ حضور کے چہرے مبارک سے حسنی و حسینی جلال و جمال نظر آ رہا تھا۔ جیسے جیسے دن گذرانے لگے حضور خاموش ہونے لگے۔ چہرہ مبارک پر غم جلال بھرا ہوا تھا۔ کیونکہ چند

سمجھ لوگوں نے دُنیا کی لالچ میں آکر باباؒ کو اپنے پاس لیجانے کے غرض سے ناجائز طور پر محترم راجہ صاحب پر مقدمہ دائر کئے تھے۔ جس کی وجہ سے حضور کو کافی دلی تکلیف ہوئی۔ اللہ پاک مسلمانوں کو فتنوں سے بچائے اور اِن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق دیں۔ بظاہر باباؒ کی طبیعت پہلے کی طرح یہ تھی آپ بہت خاموش ہو چکے تھے۔ جس کا مطلب یہ ہے آپ مشعیت حق پر راضی بہ رضا تھے۔ راجہ صاحب نے کئی حکیموں اور ڈاکٹروں کو دیکھایا پر کوئی مرض کسی کی سمجھ میں نہ آیا۔ کیونکہ حضور خود رجوع حق ہونا پسند فرماتے تھے۔ جیسا کہ آپ کا قول ہے میں اپنا انتظام خود کرلونگا۔ لوگوں کو عام طور سے اجازت دی گئی کہ آکر ملاقات کر سکتے ہیں۔ ہزاروں لوگ جن کو روکا گیا تھا دیدار سے فیضیاب ہونے لگے۔ آخرکار ۷/اگست ۱۹۲۵ء بمطابق ۲۶ محرم الحرام بعد نمازِ مغرب حضورؒ نے راجہ کو بلا کر فرمایا ''مت گھبرا میرا بستر تیرے گھر لاکھوں برس نہیں اُٹھے گا'' سب کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ ایک نظرِ رحمت حضورؒ نے سب کی طرف دیکھا اور خاموش ہو گئے روح جسمِ ظاہری سے باہر نکل گئی۔

خدا والوں کا مرنا در حقیقت زندہ رہنا ہے

فقط رسمِ جہاں تھا انتقالِ بابا تاج الدینؒ

حضور کا جنازۂ مبارک تاج آباد لایا گیا جس میں لاکھوں کی تعداد میں لوگ شریک تھے۔ جس جگہ کو آپنے پسند فرمایا تھا اسی جگہ پر آپکا مزار اقدس

بھی بن گیا۔ جس جنازے میں حضرت بابا صاحب قبلہ کو لایا گیا وہ ہی جنازہ آج تک جامع مسجد شاہی بطورِ تبرک محفوظ ہے اور لوگ اسکی زیارت سے فیضیاب ہوتے ہیں۔

تاج آباد میں سرائے کے سامنے دو دیا کواں ہے اسکا پانی حکم بابا صاحب سے فائدہ مند ہے۔ لہٰذا حاضرین حسب ضرورت پانی لے جاتے ہیں۔ سرزمینِ تاج آباد شریف پر حضرت بابا صاحب کا وہ مقدس گھوڑا بھی دفن ہے جسکا مزار حضرات شوکت علی بابا کے مزرا کے روبرو ہے۔

یہ وہ گھوڑا ہے جو حضرت بابا صاحب کی محبت کا مثالی ثبوت ہے۔ بابا صاحب کے وصال کے بعد سے یہ گھوڑا دانہ پانی تین دن تک کچھ نہ کھایا نہ پیا اور بابا صاحب کی محبت ہی میں جاں بحق ہو گیا۔ چنانچہ ۲۹ رمحرم الحرام کو اسکا بھی صندل نکالا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

ھوالکل بابا

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ.

گلدستہ پنجتن

معہ

شجرہ شریف قادریہ وچشتیہ وصابریہ وتاجیہ اویسیہ

طیبہ مبارکہ

من فقیر محمد طاسین شاہ ذہینؔ تاجی قادری صابری عفی عنہ

(نیزہ حضرت صوفی سلطان التارکین خواجہ حمید الدین

ناگوریؒ)

سجادہ نشین بابا محمد یوسف شاہ تاجی رحمتہ اللہ علیہ

یا حضرت تاج الاولیاء وتاج الملت والدین

شہنشاہِ ہفت اقلیم سید محمد بابا تاج الدین اغثنی وامددنی باذن اللہ

پہلے درودِ تاج پڑھیں

گلدستہ شریف

بندۂ پروردگارم اُمّتِ احمد نبی
دوست دارِ چارم یارم تا با وَلادِ علے
مذہبِ حنیفہ دارم مِلّتِ حضرت خلیل
خاکپائے غوث الاعظم زیرِ سایۂ ہرولی

☆☆☆☆☆

گل گفت کہ من مذہبِ دینی دارم
باروحِ رسول، ہم نَشِینی دارم
رنگم چو محمد است و بویم چو علے
خلق حسن وجوئے حسینی دارم

☆☆☆☆☆

محمد گل است وعلی بوئے گل
بودفاطمہ اندران برگ گل
چو عطرش بر آمد حسین و حسن
معطر شدازوے زمین و زمن
اوصافِ علی بگفتگو ممکن نیست
گنجائش بحرور سبو ممکن نیست
من ذات علی بواجبی کے دانم

الاّ دانم کے مثل او ممکن نیست

☆☆☆☆☆

بہ بحرِ کون و مکان گوہر خوش آب علی
بدفرت دو جہاں فرد انتخاب علی
باصل وفروغ ببیں و تمیز مرتبہ کن
ابو البشر بو وآدم ابو تراب علی

☆☆☆☆☆

بس است حبّ حُسین و حسن بسینۂ ما
ہم زرمرّ دو لعل است درخزینۂ ما
شاہ است حسین وبادشاہ است حسین
دین است حسین و دین پناہ است حسین
سرداد و نداد دست بردست یزید
واللہ کہ بنائے لا اِلٰہ است حسین
میرے مولیٰ قل ہو اللہ احد کے واسطے
اسم اعظم اور اللہ الصمد کے واسطے
اپنی ماں کے باپ کے بھائی کے جد کے واسطے
یا حسین ابن علی پہنچو مدد کے واسطے

☆☆☆☆☆

امامِ دین سلطان مدینہ شاہو نکے سردار حسینؓ

☆☆☆☆☆

یا محی الدین ترحمنا بلطفِ واسع
آنت کافی کلِّ مقصودِ یا بوابِ الکرم
دوزدورہزن را بیک دم ساختی ابدال حق
یا شہِ دینا و دین بر حال من ہم کُن کرم

☆☆☆☆☆

اے غوث الاعظم جیلانی بتو ہردو جہاں راسلطانی
چہ شود مرابرخودخوانی اے جائے تو تحت قبامددے
اے مالکِ ملک نگین بیاسوئے من خاک نشین بیا
اے شیخ محی الدین بیااے صاحب تاج الورامددے

☆☆☆☆☆

یا معین الدین ذبہر مصطفٰی فریاد رس
دستگیر ماتوئی جزتوندرام ہیچ کس
حرمتم داری نگہ بہر حسینؓ ابن علیؓ
این غلامت رانسازی غیر خود محتاج کس

☆☆☆☆☆

اے خواجہ معین الدین واللہ
دستِ تو دستِ رسول اللہ
سویم بہ نگاہے کن لِللہ
اے خواجہ حبیب اللہ مددے

☆☆☆☆☆

اے راہ نمائے جن و بشر اے مالک کشور بحر و بر

در ہند ولایت مستطر

اے مالک کون مکان مددے

اے خواجہ قطب الدین سلطان

اے جانِ جہاں و روحِ رواں

اے نور افشاندی در رگ جاں

سلطان مددے مولا دے

اے شیخ فرید الدین مسعود

اے واصلِ حق فانی ز وجود

اے ذات بحت آمد مقصد

اے تحت تو عرشِ علا مددے

☆☆☆☆☆

اے بابا فرید الدین بیا

در من نظرے کن بہر خدا

در ہویت باشم صبح و مسا

اے مجمع حمد و ثنا مددے

اے شیخ علی احمد صابر

از نور نبی گشتہ ظاہر

احفاظ در شیخ عبد القادر

☆☆☆☆☆

اے سرورِ ہر دوسرا مددے
اے خواجہ علاؤ الدین توئی
اے گنج شکر آئین توئی
صابر بخدا در دین توئی
احمد مددے صابر مددے

☆☆☆☆☆

وہ جہاں مخزنِ قرآن بنے بیٹھے ہیں
وہاں جبریل سے دربان بنے بیٹھے ہیں
تاج دیں زیب دہِ ارض فلک ہیں واللہ
بلکہ کونین کی وہ جان بنے بیٹھے ہیں
ذات واجب نے کیا شکل میں انکی جلوہ
گرچہ تشبیہ میں انسان بنے بیٹھے ہیں
جس نے دیکھا ہے اُنہیں اُسنے اسکو دیکھا
ہم بھی اس دید سے حیران بنے بیٹھے ہیں
لُطف ہے شاہی کا دربار میں ان کے ہم کو
ان کے در بان بھی سلطان بنے بیٹھے ہیں
ہو فنا ذاتِ رسول عربی میں والہ
احمدِ پاک کی کیا شان بنے بیٹھے ہیں

☆☆☆☆☆

شجرہ چشتیہ، صابریہ، تاجیہ، اوسیہ مبارکہ

یا الٰہی ذات تاج الکبریاء کے واسطے
صاحب معراج الانبیاء کے واسطے
یا علی اکرام بہر فاطمہ حسنین کر
یا زدہ اصحاب تاج الاولیاء کے واسطے
حسن سے خواجہ حسن بصری کا صدقہ ہو عطا
عبدا واحد زید تاج الاصفیاء کے واسطے
فضل ہو بہر فضیل ابن عیاض رہنما
تقویٰ ابراہیم تاج الاتقیاء کے واسطے
نشہ ہو خواجہ سدید الدین حذیفہ کے طفیل
شہ ہیرہ بصریٰ تاج الازکیا کے واسطے
دے علو تمکیس علو ممشاد دینوری مجھے
شہ بو الاسحاق تاج الاغنایاء کے واسطے
حضرت احمد ابوابدال ہو لطف و کرم
بو محمد چشتی تاج الوریٰ کے واسطے
فتح باب اے ناصرالدین یوسف مودود حق

زندگی حاجی شریف الاوٗلیاء کے واسطے
دولت دارین حضرت خواجہ عثمان دین
شہ معین الدین معین الاوٗلیاء کے واسطے
استقامت خواجہ قطب الدین کاکی کے طفیل
شہ فرید الدین زہد الانبیاء کے واسطے
رتبہ اعلیٰ علاوٗالدین صابر کے طفیل
نور شمس الدین شمس الاوٗلیاء کے واسطے
موم دل ہو سید داوٗد مکی کے طفیل
بابا تاج الدین شہ تاج الٰہی کے واسطے
ہفت کشور کے شہنشاہ سید عالم پناہ
رحم فرما شاہ یوسف دلربا کے واسطے
آپ کا بندہ ذہین یوسفی، طاسین شاہ
اس کی سُن لے ہر دُعا ہر مدعا کے واسطے

☆☆☆☆☆

الٰہی بہ حرمتِ اوٗلیائے عظام عاقبت بندۂ خود محمود گرداں کتبہٗ محمد طاسین شاہ ذہین تاجی عفی عنہ

☆☆☆☆☆

درگاہ حضرت سید محمد بابا تاج الدین رحمتہ اللہ علیہ

حضرت بابا تاج اولیاء درباری خدام ٹرسٹ

خدام حضرات کی لسٹ

ڈیوٹی لسٹ مورخہ ۶/مارچ ۲۰۰۶ء

- جناب شیخ نورو ولد شیخ رحمن تاجی
- جناب تاج محمد ولد روشن تاجی
- جناب افضل خان ولد فتح خان لالہ تاجی
- جناب شیخ رحیم ولد شیخ ابراہیم تاجی
- جناب اکبر خان ولد نور خان تاجی
- جناب عبدالجبار ولد عبدالستار تاجی
- جناب عبدالسلام ولد عبدالحکیم تاجی
- محترمہ خاتون بی بی زوجہ رمضان ماموں تاجی
- جناب سید یوسف اقبال تاجی سجادہ نشین
- جناب شیخ جعفر ولد شیخ نور تاجی
- جناب شیخ اقبال ولد شیخ یسین تاجی
- جناب شیخ جبو ولد شیخ پاشا تاجی
- جناب شکیل احمد جمیل ولد رزاق جمیل تاجی
- جناب عبدالحسن ولد عبدالرحیم تاجی
- جناب عبدالرفیق ولد عبدالمجید تاجی
- جناب محمود خان ولد عبدالسلام مل خان تاجی
- جناب الحاج بابو خان ولد افضل خان تاجی
- جناب حسن الدین ولد شیخ رحیم تاجی
- جناب عبدالرزاق ولد عبدالجبار تاجی
- جناب تاج الرحمن عرف ببو سیٹھ تاجی
- جناب حسین خان ولد بہادر خان تاجی
- جناب امیر خان ولد اسمٰعیل خان تاجی
- جناب حکیم خان لالہ ولد محمود خان تاجی
- جناب قطب الدین ولد ظہیر الدین تاجی
- جناب بہادر خان ولد رستم خان تاجی
- جناب شیخ احمد ولد تاج احمد تاجی
- جناب حاجی مشتاق احمد ولد حسن احمد تاجی
- جناب بیوہ آمنہ بی بی زوجہ عیسیٰ خان تاجی
- جناب حاجی محمد علی ولد اکبر علی تاجی
- جناب بیوہ زیب النساء زوجہ شیخ نور تاجی

- جناب محمد مبین ولد حاجی محمد محسن تاجی
- رحیم خاں پٹیل ولد سلیمان خاں پٹیل تاجی
- جناب شیخ ببو ولد شیخ گلاب تاجی
- جناب غلا احمد ولد غلام نبی تاجی
- جناب محمد متین ولد محمد میاں تاجی
- جناب مختار علی ولد قمر علی تاجی
- جناب قمر الدین ولد شمس الدین تاجی
- جناب حاجی قمر الدین ولد محمد اسحٰق تاجی
- جناب شیخ اکرام ولد شیخ اقبال تاجی
- جناب ناصر خاں ولد شامر خاں تاجی
- جناب امجد حسین ولد غلام حسین تاجی
- جناب تاج محمد ولد فقیر محمد تاجی
- جناب میر عابد علی ولد میر منور علی تاجی
- جناب فقیر محمد ولد شیخ رسول تاجی
- جنابہ بیوہ منجو علی ولد علی صاحب تاجی
- جناب فیروز خان لالہ ولد کرم خان لالہ تاجی
- جنابہ بیوہ زلیخہ بیگم زوجہ کریم باوا تاجی
- جناب عبد الستار ولد عبد العزیز تاجی
- جناب مشتاق حسین ولد سرفراز حسین تاجی
- جناب ببو میاں ولد یٰسین میاں پٹیل تاجی
- جناب شیخ عزیز ولد شیخ امیرا باوا تاجی
- جناب شہاب الدین ولد علاؤ الدین تاجی
- جناب سلیم احمد ولد نواب جانی تاجی
- جناب محمد حسین ولد عبد اللہ سیٹھ تاجی
- جناب محمد ذاکر ولد ملا ہاشم تاجی
- جناب حاجی امید الدین ولد علاؤ الدین تاجی
- جناب انور خاں ولد احمد خاں تاجی
- جناب تاج خاں تاجی ولد عبد اللہ خاں تاجی

MOHAMMADI PRINTERS, ANSAR NAGAR, NAGPUR MOB.: 9423110494

تعلیم حضرت بابا تاج الدین

مے خورد مصحف بسوز و آتش اندر کعبہ زن
ساکن بت خانہ باشی لیکن مردم آزاری مکن

حضرت شہنشاہ ہفت اقلیم اس شعر کو دل و جان سے جھوم جھوم کر پڑھا کرتے تھے۔ اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ شراب پینا، کتاب کا جلانا، کعبہ میں آگ لگانا، بت خانہ میں جا کر بیٹھنا وغیرہ وغیرہ ان تمام گناہوں سے بڑا گناہ ناحق کسی انسان یا جانور کے دل کو تکلیف دینا ہے۔

(لازم ہے کہ) لہٰذا حضرت بابا تاج الدین کے تمام چاہنے والوں پہ لازم ہے کہ اپنی ذات سے ناحق کسی دوسرے انسان کے دل کو کسی بھی قسم کی تکلیف نہ پہنچائے۔ یہ بات حضرت بابا تاج الدین کی زندگی کے حالات سے ثابت ہوتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو بابا صاحب سے عقیدت کا جزبہ صرف لفظوں میں محدود ہے، جس سے حقیقت کا کوئی تعلق نہیں۔ حضرت بابا تاج الدین سے محبت اپنی زندگی میں اُنکے نقش قدم کو اختیار کرنا ہے۔

بابا صاحب کا قولِ مبارک ہے ہر مسلمان کے لئے روزانہ تلاوتِ قرآن، وِردِ دَرود لازم ہے۔

کچھ اس طرح سے ہم راہِ سلوک کو طے کرتے ہیں
کہ سر ہے اِنکے قدموں میں قدم رہِ گذر میں ہے

فقط
غلام دستگیر تاجی

زیر اہتمام

حضرت سید محمد بابا تاج الدین اولیا درباری خدام چیریٹبل ٹرسٹ

تاج آباد شریف ناگپور ☎ 0712-2756537

معین الدین اولیاء

قطب الدین اولیاء

فرید الدین اولیاء

نظام الدین اولیاء

علاء الدین اولیاء

شہاب الدین اولیاء

تاج الدین اولیاء

84 ویں سالانہ عرس شریف کے موقع پر تحفہ سوانح حیات بنام دربار تاج الاولیاء اس کتاب کو درباری خدام حضرت کی جانب سے شائع کیا گئے ہیں۔

کتاب کی آخر میں اذکار تاج الاولیاء سے کچھ پیج کی تصویر بھی شامل کیا ہیں۔ جسے تبرکت مزار شریف دربار اور بھی دیگر فوٹوز الگ سے ایڈ کیا ہیں۔ جو اس کتاب کا حصہ نہیں ہے

جسے صرف معلومات حاصل کیا جائے۔

اور پی ڈی ایف فائل کی تشکیل گدائے غلام سرکار تاج اولیاء فیضان تاجی ناگپور

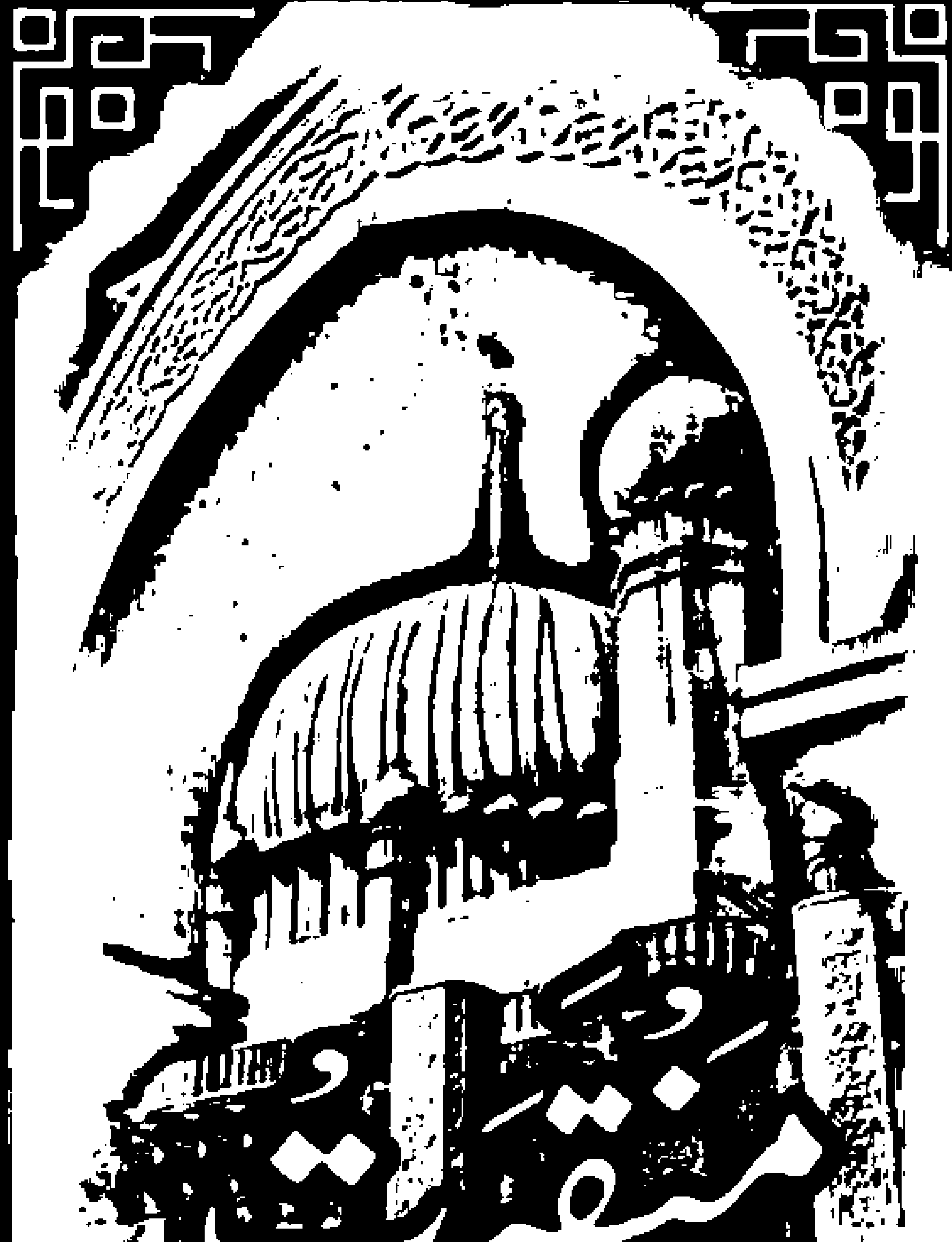
THIS BOOK PDF CREATED BY FAIZAN TAJI

Aap ki Duao ka Talib

باباتاج الدّین اؤلیا ناگپوریؒ
ولادت باسعادت بمقام محلہ گورابازار،کامٹی،
ناگپور،صوبہ مہاراشٹربھارت27
جنوری1861ء
والدبدرالدینؒ کاانتقال 1862ءمیں اوروالدہ
مریم بی بی کاوصال1870ء میں ہوا.
عبداللہ شاہؒ سےاکتسابِ فیض1870ءمیں،
ابتدائی تعلیم1873/1876میں،بستر
کے جنگلات میں گوشہ
نشینی1878-1876میں،
کامٹی کی طرف واپسی
1878ءمیں،عبداللہ شاہؒ کی درگاہ
پرقیام1879ءمیں،عشرت شاہ بدخشانیؒ
سےاکتساب فیض1880ءمیں،فوج میں
ملازمت1883-1881ءمیں،اناساگراجمیر
شریف میں قیام روانگی
1886-1884ءمیں،
فوج سےاستعفیٰ1886ءمیں،داؤدمکّی چشّتی
کےمزارپرقیام1887ءمیں،اناساگرسےکامٹی
واپسی 1888ءمیں،جذب کی کیفیت1889
ء-1892ءناگپورپاگل خانےمیں قیام1892-
1907ءشکردرہ محل میں آمد1908ءواکیؒ
اور کامٹی میں قیام1909-1910ءشکر درہ
میں واپسی 1925-1910ءوصال17اگست
1925ء
26 محرم الحرام 1344ھ

تاج الاولیاء حضرت بابا تاج الدین ناگپوری علیہ الرحمہ کی ذات بابرکات محتاج تعارف نہیں، ہندوستان کے مجذوب اولیاء کرام میں آپکا مرتبہ بہت بلند ہے، حضرت باباصاحب علیہ الرحمہ جذب کی حالت میں ہونے کے باوجود علماء شریعت اور مشائخ طریقت کا بہت ادب فرماتے تھے، بابا صاحب کے دیکھنے والوں کی زبانی میں نے خود سنا ہے کہ جب کوئی عالم دین حضرت کی ملاقات کے لئے تشریف لیجاتے تو باباصاحب پہلے ہی سے کہنا شروع کر دیتے کہ "ارے بھاگو شریعت والا آ رہا ہے، اگر ستر کھلا رہتا فوراً ڈھانپ لیتے تھے۔

باباصاحب کبھی کبھی ناگپور کے راجہ رگھو کی شاہی بگھی میں سوار ہو کر شہر کا چکر لگایا کرتے تھے، بگھی کے ساتھ ہزاروں لوگوں کی بھیڑ ہوتی تھی جب آپ محلہ شطرنجی پورہ بڑی مسجد کے پاس سے گذرتے تو بگھی سے اتر جاتے اور سر جھکائے ادب کے ساتھ پیدل چلنے لگتے جب کچھ دور پہنچتے پھر بگھی میں سوار ہوتے یہ اس لیئے کہ یہاں حضرت سیدنا سید محمود بغدادی قیام پذیر تھے جو زبردست عالم شریعت اور شیخ طریقت تھے، آپ کا مزار مقدس بڑی مسجد شطرنجی پورہ میں آج بھی زیارت گاہ عام وخواص موجود ہے اور باباصاحب کا مزار پرانوار تاج آباد شریف میں مرجع خلائق ہے۔



منقبت

درشانِ سیدی سرکار تاج الاولیاء علیہ الرحمۃ

از قلم

باباسرور شاہ تاجی علیہ الرحمۃ

ہست دیدار خدا دیدار تاج الاولیاء
ہست دربار خدا دربار تاج الاولیاء

صاحب لطف و کرم سرکار تاج الاولیاء
درس گاہ اولیاء سرکار تاج الاولیاء

جانشین احمد مختار تاج الاولیاء
ہم شبیہ حیدر کرار تاج الاولیاء

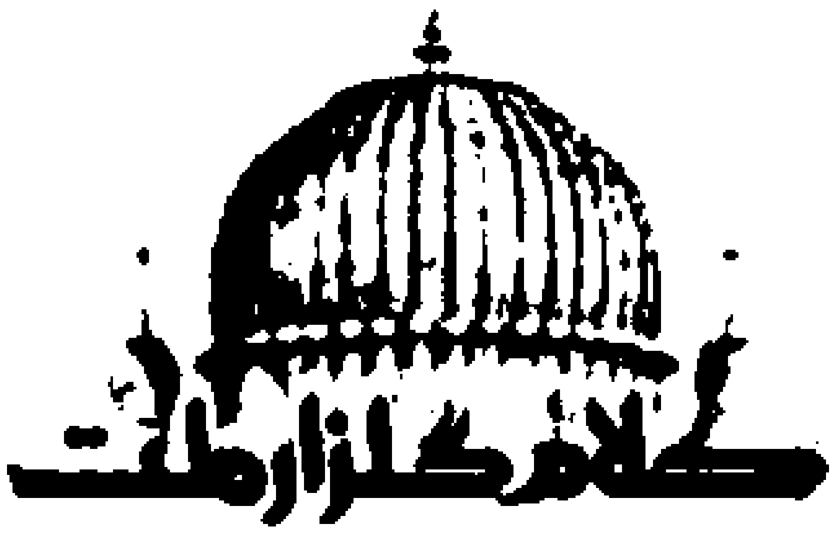
گوہر درج حسن شمع شبستان حسین
نور چشم فاطمہ سرکار تاج الاولیاء

جو خرابات جہاں تھے آپ کی سرکار میں
بن کے وہ نکلے در شہسوار تاج الاولیاء

مشعل راہ حقیقت آفتاب معرفت
رازدار پردہ اسرار تاج الاولیاء

ہر بلائے ناگہانی سر سے سرور ٹل گئی
جب کہا میں نے کہ یہ سرکار تاج الاولیاء

ناز کر اپنے مقدر پر اے شہر ناگپور
تجھ میں ہیں جلوہ نما سرکار تاج الاولیاء



مظہر نور خدا سرکار تاج الاولیاء

مظہر نور خدا سرکار تاج الاولیاء
جلوۂ شمس الضحیٰ سرکار تاج الاولیاء

مالک علم لدُنی پیکرِ صبر و رضا
تیورِ شیر خدا سرکار تاج الاولیاء

روشنی جس کی ولایت کی ہے پھیلی چار سُو
وہ چراغِ فاطمہ سرکار تاج الاولیاء

زہد و تقویٰ پارسائی میں یقیناً آپ ہیں
نائبِ غوث الوریٰ سرکار تاج الاولیاء

بیٹھے بیٹھے ہی کرا دیتے ہیں کعبے کا طواف
جان لو اس سے ہیں کیا سرکار تاج الاولیاء

ناز کر اپنے مقدر پر اے شہر ناگپور
تجھ میں ہیں جلوہ نما سرکار تاج الاولیاء

حشر تک پھولے پھلے مسلک احمد رضا
ہے یہی دل کی دعا سرکار تاج الاولیاء

ہر طرف پھیلی ہیں جو گلزار کی یہ نکہتیں
آپ ہی کی ہے عطا سرکار تاج الاولیاء

ہر طرف پھیلی ہیں جو گلزار کی یہ نکہتیں
آپ ہی کی ہے عطا سرکار تاج الاولیاء

سید شاہ گلزار اسمٰعیل واسطی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ
خانقاہِ قادریہ رزاقیہ اسمٰعیلیہ
بانی و سربراہِ اعلیٰ الجامعۃ الاسمٰعیلیہ
مسولی شریف ضلع بارہ بنکی

باہتمام
آل انڈیا بزمِ گلزار ملت
9837234373, 9373136313

منقبت تاج الاولیا علیہ الرحمہ

از : مولانا نعیم الاسلام قادری رضا دار الیتامیٰ ناگ پور

در پر تمہارے آئے ہیں اے تاج اولیا
دکھ درد غم کو لائے ہیں اے تاج اولیا

ظالم زمانے والوں نے ہم پہ ستم کیا
مظلوم ہیں ستائے ہیں اے تاج اولیا

کشتی مری حیات کی گرداب میں پھنسی
موجوں نے ظلم ڈھائے ہیں اے تاج اولیا

ہوتے کبھی سفر پہ روانہ اگر ہیں ہم
ہم کو ڈراتے سائے ہیں اے تاج اولیا

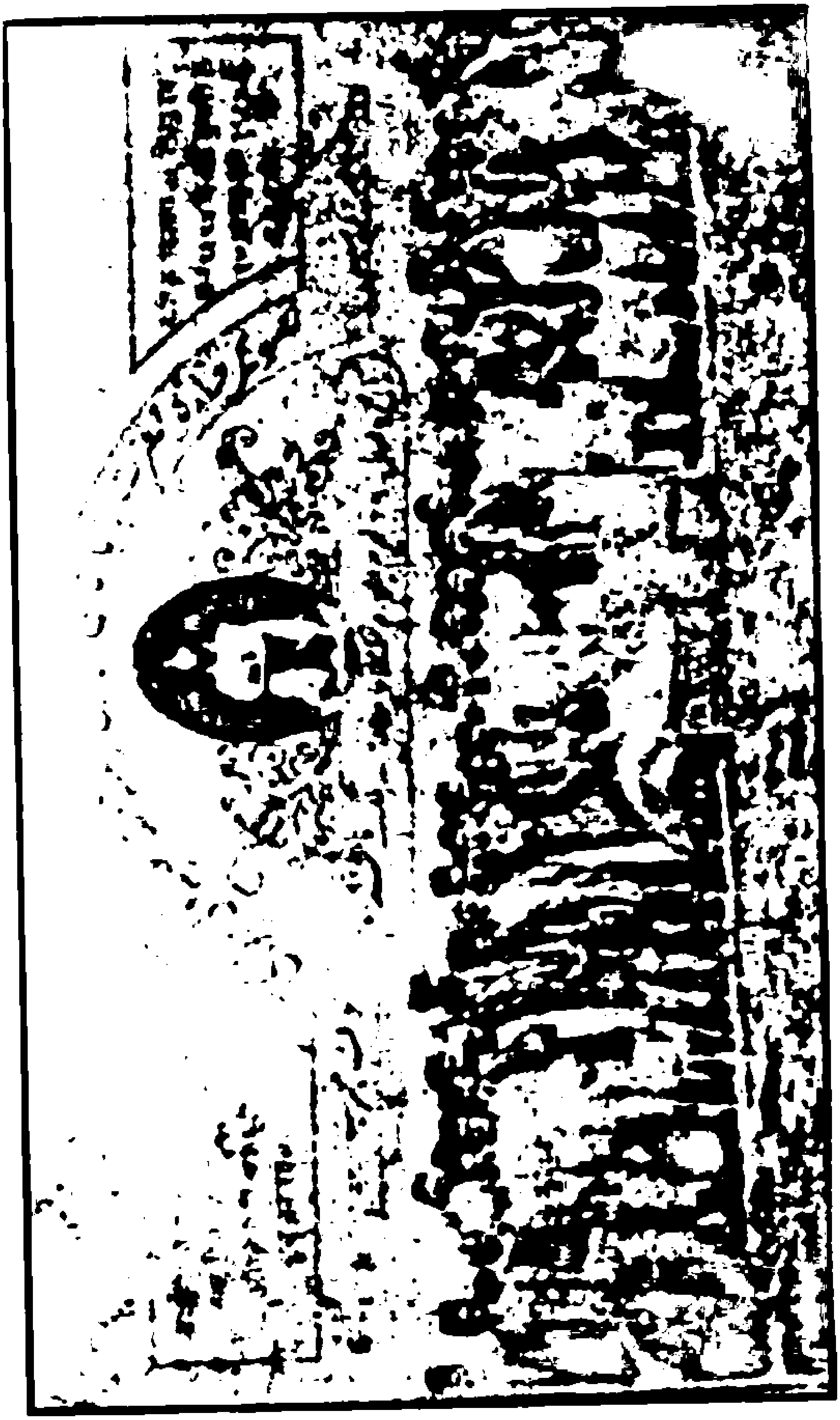
ہر روز ہو رہے ہیں حوادث نئے نئے
خوف و ہراس چھائے ہیں اے تاج اولیا

منگتوں کی من مراد ہوئی پوری بارہا
قصے سنے سنائے ہیں اے تاج اولیا

سن کر ترے کرم کے بہت سارے تذکرے
امید لے کے آئے ہیں اے تاج اولیا

ہم کو کرم کی آپ کے حاجت شدید ہے
ہم کو دکھوں نے کھائے ہیں اے تاج اولیا

کر دیجیے نعیم کے تعبیر آشنا
جو خواب بھی سجائے ہیں اے تاج اولیا



نماز جنازہ حضور تاج الاولیاء رحمتہ اللہ علیہ



تبرکات سرکار تاج الاولیاء

نعلین مبارک۔ دو جبہ مبارک۔ چادر۔ دندان مبارک۔ اور ریش مبارک کے چند بال۔

سجدوں کے لئے کیوں میری بے تاب جبیں ہے
ایسا تو نہیں کہ منزل مقصود یہیں ہے





قرآنی آیات کا عکس

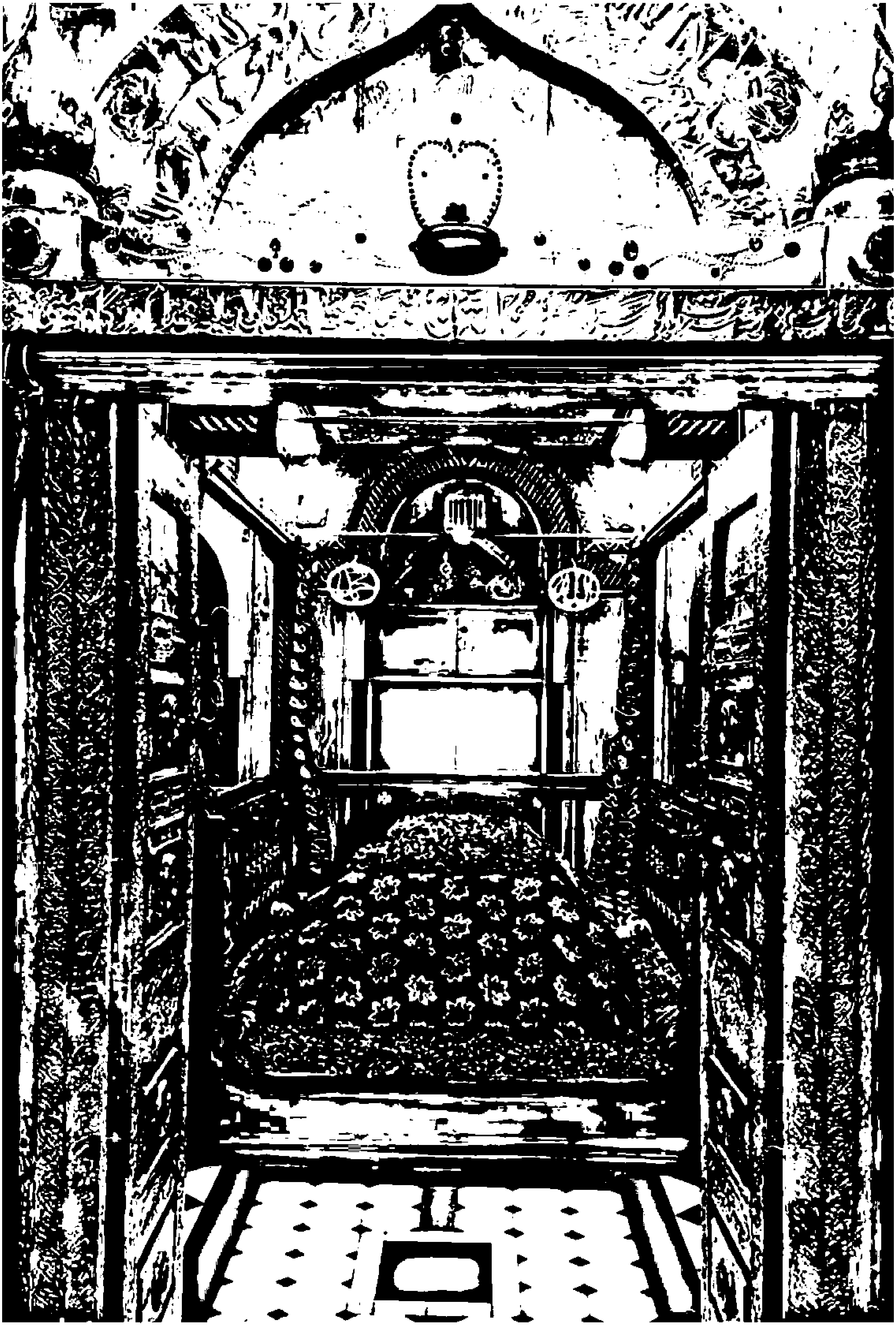
مولف تاج مرادی نے ناگپور شریف سے ہندی کی سوانح بابا صاحب شائع کی۔ اس میں کنہاں ندی میں جن چٹانوں پر سرکار بابا صاحب بیٹھ کر تلاوت کلام پاک کیا کرتے تھے، اللہ کی قدرت کہ ان آیتوں کا عکس ان چٹانوں پر آ گیا ہے۔ اس کتاب سے حاجی محمد عمر فاروق تاجی (مدنی پرنٹنگ پریس) نے فلم بنا کر ازکار کے لئے پیش کی جو شائع کی جا رہی ہے۔

محمد علی تاجی

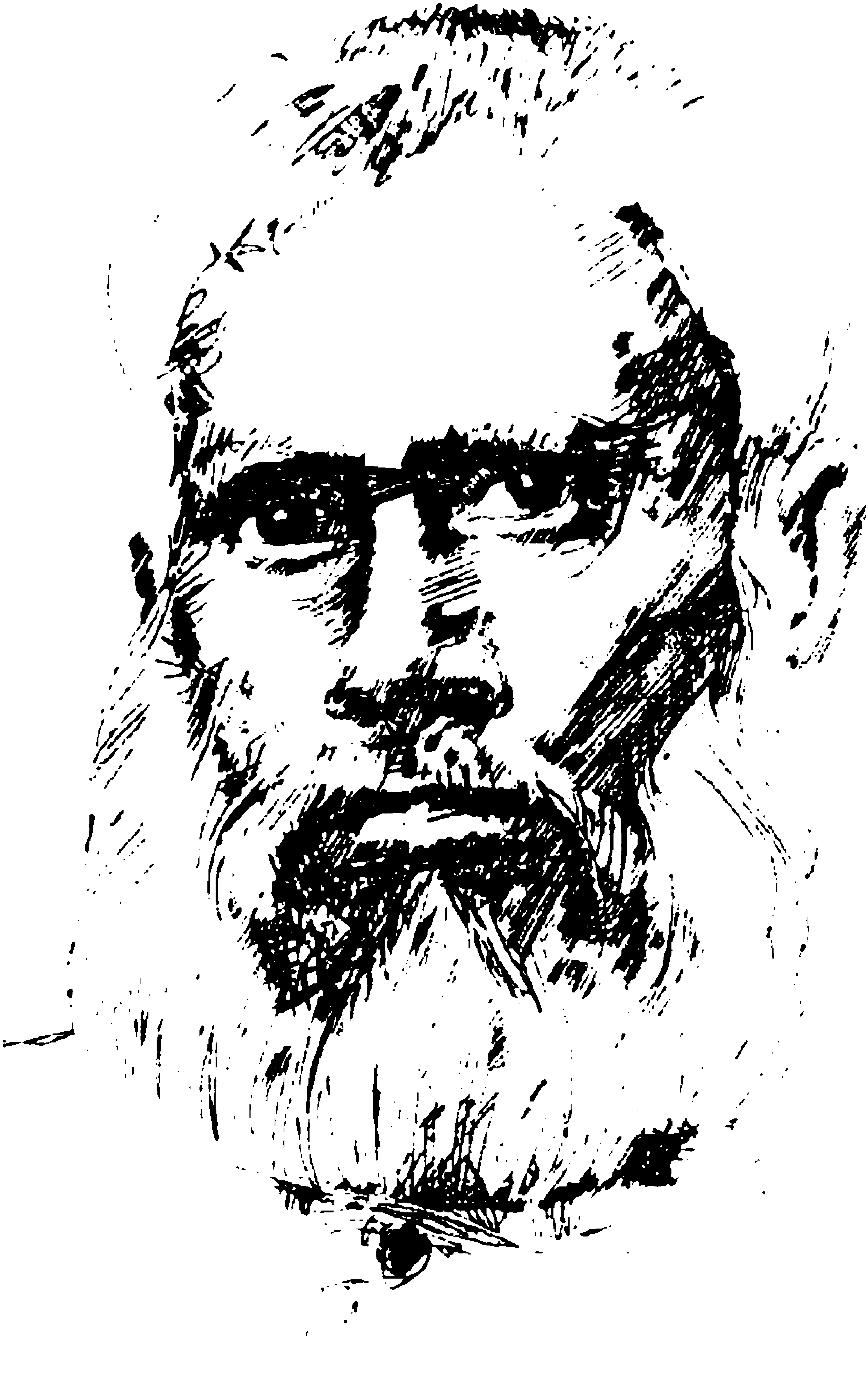
جس جنازے میں حضرت بابا صاحب قبلہ کولایاگیا وہ ہی جنازے آج تک جامع مسجد شاہی بطور تبرک محفوظ ہے اور لوگ اسکی زیارت سے فیضیاب ہوتے ہیں۔

Ye wo Mubarak Dola, Takhat hai Jis par Sarkar Huzoor TajAuLiya ka Jasade Mubarak Rakha gaye tha.





مزار شریف سرکار تاج اولیاء



خصوصی شبیہ مبارک باباصاحبؒ


روضہ بابا تاج الدین ناگپور